Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

جلد 58

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، محمد ابراہیم سرور

شمارہ 42-43

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

24رشوال۔یکم ذی قعدہ 1430 ہجری، 15/22 راخاء 1388 ہش 15/22 راکتوبر 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

روزانہ صبح فجر کی نماز کے بعد ہر احمدی گھر سے تلاوت کی آواز بلند ہونی چاہئے

انصار اللہ کا ایک اہم کام تربیت اولاد ہے اور اس کیلئے سب سے بنیادی بات آپ لوگوں کا نیک نمونہ ہے۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کے 32ویں سالانہ اجتماع کیلئے جو بصیرت افروز پیغام ارسال فرمایا وہ قارئین بدر کے ازدیادِ علم وایمان کیلئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

بِسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالنّاصر

لندن 13.9.09

پیارے انصار بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کی اطلاع دیتے ہوئے محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے مجھے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے اللہ تعالیٰ ہندوستان کے طول وعرض سے آنے والے انصار کو اس کی برکتیں سمیٹنے، اس سے بھرپور استفادہ کرنے اور اپنا وقت دعاؤں اور ذِکر الٰہی میں صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

روزانہ صبح فجر کی نماز کے بعد ہر احمدی گھر سے تلاوت کی آواز بلند ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تلاوت کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کیلئے جو سب سے زیادہ موزوں وقت ہے وہ بھی بتا دیا اور کس طرح تلاوت کرنی چاہئے وہ طریق بھی واضح فرما دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا (سورہ بنی اسرائیل:۷۹)

مطلب یہ کہ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔ نیز فرمایا: رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیلا۔ (سورۃ المزمل:۵)

یعنی قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھا کرو۔ احادیث میں بھی جابجا قرآن شریف کی اہمیت اور برکات کا مضمون بیان ہوا ہے۔

انصار اللہ کا ایک اہم کام تربیت اولاد ہے اور اس کیلئے سب سے بنیادی بات آپ لوگوں کا نیک نمونہ ہے۔ تمام انصار کا یہ شیوہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنے گھروں میں تلاوت قرآن کریم کو رواج دیں۔ خود بھی اس کا اہتمام کریں اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تاکید کریں اور پھر اس بات کی نگرانی کریں کہ گھر میں ہر کوئی تلاوتِ قرآن کریم کر رہا ہے یا نہیں اور جو نہیں کر رہا اسے پیار سے بار بار سمجھائیں اور اس کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ اس سے آپ خود بھی نیکیوں میں ترقی اور اصلاح نفس کی توفیق پائیں گے اور اپنی اولاد کی بھی نیک تربیت کر سکیں گے۔ مومنین کا یہ کام ہے کہ وہ نیک باتوں میں مداومت اختیار کریں اور ایک دفعہ جب کسی نیکی کو اختیار کر لیں تو وہ خواہ کتنی چھوٹی ہی کیوں نہ ہو پھر اس میں کبھی انقطاع نہ آنے دیں اور اس کا سلسلہ کبھی ٹوٹنے نہ دیں۔ تلاوت قرآن کریم ایک ایسا بابرکت اور باثمر عمل ہے جس سے انشاء اللہ آپ کی آئندہ نسلیں دنیوی آلائشوں سے محفوظ ہو جائیں گی۔ اس سے خیالات میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ نیکیوں پر قدم مارنے کی توفیق ملتی ہے۔ اور دینی علم بڑھتا ہے۔ یاد رکھیں کہ قرآن شریف دلوں کی میل اتارنے والا وہ پانی ہے جس سے تمام شکوک دور ہوتے ہیں اور محبوب حقیقی کا درشن ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں۔ اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں...... یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا۔ اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۳۔۴۴۲)

پھر فرماتے ہیں:۔ ''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے...... یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۷)

پس آج میں آپ کو یہی پیغام دینا چاہتا ہوں کہ تمام انصار اپنا اپنا جائزہ لیں۔ جو پہلے سے تلاوت کی توفیق پا رہے ہیں وہ اس میں مزید باقاعدہ ہو جائیں اور جو کسی وجہ سے سست ہیں وہ بھی اپنے آپ کو مستعد کریں اور اپنے بچوں اور گھر کے تمام افراد کو اس کی عادت ڈالیں۔ یہ اتنی اہم ذمہ داری ہے کہ اگر ہمارے انصار نے جس طرح کہ ان کے عہد کا تقاضا ہے اُسے سمجھ لیا اور اس پر دل وجان سے عمل کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تو جان لیں کہ پھر ہماری آئندہ نسلوں کی روحانی زندگی اور بقا کی ضمانت ہمیں مل گئی۔ رمضان المبارک کے دوران مَیں اپنے خطبات میں بھی اس کی اہمیت وبرکات اور اس سے فیض پانے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلا چکا ہوں۔ وہ دوبارہ سنیں اور ان میں سے اہم نکات پر مشتمل پمفلٹ تیار کر کے اپنی مجالس کو بھی بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قرآن کریم پڑھنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی برکات سے فیض یاب ہونے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جلسہ سالانہ کی اغراض ومقاصد اور برکات

ہوتی نہ اگر روشن، وہ شمع رُخِ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا جلسہ سالانہ قادیان اپنی تمام برکات کے ساتھ پھرورود فرما ہونے کو ہے ۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مورخہ ۲۶۔۲۷۔۲۸/دسمبر ۲۰۰۹ءکو۱۱۸واں جلسہ سالانہ قادیان منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ فجز اھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی امرہ وعمرہ۔ اِمسال کا جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ءاس لحاظ سے بھی تاریخی حیثیت کا حامل ہے کیونکہ یہ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے پہلے سال منعقد ہورہا ہے۔

آج سے تقریباً ۱۱۸سال قبل۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے عین مطابق اس جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تھی۔تب اس جلسہ سالانہ میں بمشکل ۷۵افراد نے شمولیت اختیار کی تھی مگر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اُس زمانے میں ہی یہ اعلان کیا تھا کہ یہ جلسہ کوئی معمولی جلسہ نہیں بلکہ یہ میری صداقت کا ایک زبردست نشان ہے۔اور اس میں شامل ہونے کے لئے قومیں تیار کی گئی ہیں جوعنقریب اس میں آملیں گی۔اس ضمن میں آپؑ کا وہ الہام فوراً سامنے آجاتا ہے یاتیک من کل فج عمیق و یاتون من کل فج عمیق۔یعنی تیرے پاس لوگ اس کثرت سے آئیں گے کہ راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور سمندر کا سینہ چیرتے ہوئے لوگ فوج درفوج تیرے پاس آئیں گے۔

چنانچہ آج دنیا کے ۱۹۵ ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی آباد ہیں ان میں سے اکثر ممالک کے احمدی اپنے اپنے ملک میں شایانِ شان طریق اور وسیع پیمانے پر جلسہ سالانہ کی طرز پر جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد کرتے ہیں اور ان میں ہزاروں کی تعداد میں فرزندانِ توحید اور عاشق رسول محض للہ جلسہ سالانہ کی برکات سے استفادہ کرنے کیلئے شامل ہوتے ہیں۔فالحمدللہ علی ذالک۔ذیل میں ہم حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے فرمودات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد اور ان کی برکات پر حتی المقدور روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے۔وباللہ التوفیق۔

☆......جلسہ سالانہ میں شمولیت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ایمان اور معرفت میں ترقی کا ذریعہ ہے۔فرمایا:

’’اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں‘‘ (آسمانی فیصلہ۔روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۲)

’’......تا ہر یک مخلص کو بالمواجہہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو‘‘۔(مجموعہ اشتہارات۔جلداوّل،صفحہ ۳۴۰)

☆...... جلسہ سالانہ میں شمولیت کا ایک فائدہ ہے کہ اس میں شامل ہونے والے روحانی فوائد اور ثواب کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔فرمایا:’’سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں‘‘۔

’’اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلداوّل،صفحہ ۳۴۱)

☆......جلسہ سالانہ میں شمولیت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس میں شمولیت اخلاق فاضلہ میں ترقی اور دینی مہمات میں سرگرمی کا موجب ہوتی ہے،فرمایا:

’’اس جلسہ میں مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد وتقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمّات کیلئے سرگرمی اختیار کریں‘‘۔(شہادت القرآن۔روحانی خزائن،جلد۶ صفحہ ۳۹۴)

☆......جلسہ سالانہ میں شمولیت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ صالحین کی صحبت سے فیض حاصل کرنے کا نادر موقع میسر آتا ہے۔فرمایا:

’’......غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے ۔اس غرض کے حصول کیلئے صحبت میں رہنا،ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے......کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی‘‘۔ (آسمانی فیصلہ۔روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۱)

☆......جلسہ سالانہ میں شمولیت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ دوران سال جماعت میں شامل ہونے والے نئے احباب سے تعارف حاصل ہو جائے۔فرمایا:

’’......اور ایک عارضی فائدہ جلسہ میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا‘‘ (آسمانی فیصلہ روحانی خزائن، جلد ۴ صفحہ ۳۵۲)

☆......جلسہ سالانہ میں شمولیت کا ایک فائدہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے یہ بیان فرمایا ہے کہ یہ باہمی رنجشیں اور اجنبیت مٹانے کا ذریعہ ہے۔فرمایا:

’’اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کیلئے بدرگاہ حضرت عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی‘‘

(آسمانی فیصلہ۔روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۲)

☆......جلسہ سالانہ میں شمولیت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ دوران سال وفات پا جانے والوں کیلئے اجتماعی دعائے مغفرت کی جائے گی جس میں تمام احباب شامل ہو سکیں گے۔فرمایا:

’’اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائے گی‘‘ (آسمانی فیصلہ۔روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۲)

☆......جلسہ سالانہ میں شمولیت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ بیعت کی اغراض کو پورا کرنے کے سامان میسر آتے رہیں اور ایمانی کسل اور سستی دور ہو جاوے۔فرمایا:

’’تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔لیکن اس غرض کے حصول کیلئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے ۔سو اس بات کیلئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا،ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔کیونکہ اکثر دلوں میں بھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کیلئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں‘‘۔

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۱)

☆......جلسہ سالانہ میں شمولیت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی ان متضرعانہ اور مقبول دعاؤں میں شرکت کا موقع میسر آتا ہے۔جو آپؑ نے اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کے حق میں فرمائی ہیں۔حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں،خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم وغم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل ورحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت وطاقت تجھ ہی کو ہے۔آمین ثم آمین‘‘۔ (اشتہار ۷دسمبر ۱۸۸۲ءمجموعہ اشتہارات جلداوّل صفحہ ۳۴۲)

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس جلسہ سالانہ کی اور بھی بہت سی برکات ہیں جو آئندہ وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی رہیں گی۔انشاءاللہ تعالیٰ۔چنانچہ فرمایا:۔

’’اور بھی کئی فوائد اور منافع ہوں گے جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے‘‘۔

(آسمانی فیصلہ۔روحانی خزائن جلد ۴،صفحہ ۳۵۲)

اللہ تعالیٰ اس تاریخی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے تمام احباب کو ان تمام برکات اور دُعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے حق میں فرمائیں ہیں۔آمین۔

(محمد ابراہیم سرور)

خطبہ جمعہ

ہم تو اس زمین میں جس کا نام حدیقۃ المہدی رکھا گیا ہے ہدایت کے باغ لگانے آئے ہیں۔ پیار و محبت کی فصلیں کاشت کرنے آئے ہیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کا یہ سفر خدا تعالیٰ کی خاطر ہے اس لئے اس سفر کو دنیاوی فائدے کا ذریعہ کبھی نہ بنائیں۔

(جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کو ہمسایوں کا خیال رکھنے، ٹریفک کے قواعد کی پابندی، عبادتوں کے قیام، اعلیٰ اخلاق کے اظہار، صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کرنے، جلسہ کے پروگراموں میں سنجیدگی سے شامل ہونے، اپنے ماحول پر نظر رکھنے، صفائی کا خاص خیال رکھنے، ویزا وغیرہ سے متعلق قوانین کی پابندی کرنے اور میزبانوں پر بوجھ نہ ڈالنے وغیرہ امور سے متعلق نہایت اہم تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 24/جولائی 2009ء بمطابق 24/وفا 1388 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی۔آلٹن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ UK کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔UK جماعت گزشتہ 25 سال سے اب اُن جلسوں کے انعقاد کا انتظام کرتی ہے جو ایک لحاظ سے بین الاقوامی جلسے ہیں۔ کیونکہ خلیفۂ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے مختلف ممالک سے احمدی مہمان تو حسب توفیق زیادہ سے زیادہ یہاں آنے کی کوشش کرتے ہی ہیں لیکن غیر از جماعت احباب بھی جو جماعت احمدیہ کو دنیا کی باقی اسلامی جماعتوں سے یا کسی بھی قسم کی دینی جماعتوں سے مختلف سمجھتے ہیں اور اس وجہ سے تعلق رکھتے ہیں کہ یہ جماعت دوسروں سے مختلف ہے اور اسی وجہ سے اپنی نیک خواہشات کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ یہاں آ کے پیغام بھی پڑھتے ہیں۔ ان کی بھی ایک تعداد ہے جو افریقہ کے علاوہ بعض دوسرے ممالک سے بھی آتی ہے اور ایک خاص اثر لے کر جاتی ہے۔ ان کے تاثرات جیسا کہ مَیں جلسے کے بعد کے خطبے میں ہر سال بیان کیا کرتا ہوں وہ تو اس وقت ہی بیان ہوں گے۔

اس وقت مَیں احمدی احباب کو جن میں میزبان بھی اور مہمان بھی شامل ہیں، چند باتوں کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ زیادہ تر مہمانوں کو توجہ دلاؤں گا۔ جہاں تک میزبانوں اور ڈیوٹی دینے والے کارکنان کا تعلق ہے، انہیں تو مَیں گزشتہ خطبے میں عمومی طور پر مہمان نوازی کے اسلوب، اسوہ رسول ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے حوالے سے بتا چکا ہوں۔ آج بعض اور باتیں ہیں جن میں سے چند ایک میزبانوں کے لئے اور باقی مہمانوں کے لئے ہیں وہ بیان کروں گا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ایک لحاظ سے یہ جلسہ بین الاقوامی جلسہ کی صورت اختیار کر چکا ہے اور اس میں وہ غیر از جماعت بھی شامل ہوتے ہیں جو جماعت کے بارے میں نیک جذبات رکھتے ہیں اور مختلف پروگراموں میں اپنے اپنے وقت کے مطابق تینوں دن شامل ہوتے رہتے ہیں۔

اور پھر ہمارے ہمسائے ہیں جن میں سے بعض ابھی تک ہمیں ان مسلمانوں کے زُمرہ میں شامل کرتے ہیں جن کے بارے میں عمومی تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ وہ شدت پسند ہیں جس کی وجہ سے ان کے خیال میں دنیا میں فساد برپا ہے۔ مَیں عموماً غیروں کی مجالس میں جب بھی مجھے موقع ملے ان کی یہ غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ اسلام کی تعلیم شدت پسندی کی تعلیم نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم تو پیار اور صلح کی تعلیم ہے اور اس تعلیم کو خوب نکھار کر اس زمانے میں ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھا ہے۔ اس حوالے سے جو مَیں نے پہلے کہا کہ مَیں بعض انتظامی باتیں کروں گا۔ تو پہلے مَیں اس حوالے سے غیروں کے لئے جو اسلامی تعلیم کے بارہ میں غلط تاثر رکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ان کے سامنے اس تعلیم کو پیش کرتا ہوں جس میں اسلام کی حسن وخوبی واضح ہوتی ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ”یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں، عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے“۔

(تحفہ قیصریہ۔روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 259)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ”اسلام جو پاک اور صلح کار مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا۔ اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا۔ اور تمام دنیا میں یہ فخر خاص قرآن شریف کو حاصل ہے جس نے انبیاء کی نسبت یہ تعلیم دی کہ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ (البقرۃ:137) یعنی تم اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں یہ تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کر دیں“۔

پس جب دوسروں کے بزرگوں کی اور بڑوں کی اور انبیاء کی عزت کی جائے تو پیار اور محبت کی فضا قائم ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے ہیں اور مبعوث ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں یا جن کے ماننے والے ان کو خدا کا برگزیدہ سمجھتے ہیں اور ایک جماعت ان کے پیچھے چلنے والی ہے۔ ان کی عزت کریں۔ پس اس تعلیم کے ہوتے ہوئے اسلام کو شدت پسند اور دہشت گرد مذہب کہنا اور اس بنا پر ان لوگوں پر بدظنی بھی کرنا اور پھر بلاوجہ کے اعتراض بھی تلاش کرنا نہ صرف انصاف کے خلاف ہے بلکہ ظلم ہے۔

اس لئے میں اپنے ایسے ہمسایوں سے کہوں گا کیونکہ جمعہ کے وقت بھی بعض دفعہ بعض آئے ہوتے ہیں یا نمائندے آئے ہوتے ہیں، اس ذریعہ سے ان تک یہ پیغام پہنچ جائے کہ ہمارے متعلق ہر قسم کی بدظنیوں کو نکال کر اپنے دل صاف کریں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں تو یہ حکم ہے کہ اپنے دشمن سے بھی اپنا سینہ صاف رکھو اور اس کے لئے دعا کرو۔ بلکہ ہمارے دین اسلام میں تو ہمسائے کے اس قدر حقوق ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ نے ایک وقت میں یہ گمان کیا کہ کہیں ہمسائے ہماری جائیدادوں کے بھی وارث نہ ٹھہرائے جائیں۔ پس جن کے دلوں میں کچھ تحفظات ہیں وہ بے فکر رہیں۔ ہم تو اس زمین میں جس کا نام حدیقۃ المہدی رکھا گیا ہے ہدایت کے باغ لگانے آئے ہیں۔ پیار و محبت اور حقوق العباد کی فصلیں کاشت کرنے آئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بہت ساری اکثریت ان غیروں کی بھی ہے جو ہمارے سے ہمدردی کا سلوک رکھتے ہیں۔ ہمارے لئے ہر طرح کی مدد کے لئے ہر وقت تیار و کمربستہ ہیں۔ گزشتہ سالوں میں جلسہ کے دنوں میں بعض دقّتیں پیش آئی تھیں جن میں بہتوں نے ہماری مدد کی اور اس سال بھی

جلسے کے انعقاد کے لئے ہمارے حق میں رائے دی،مَیں ان سب کا بھی شکر گزار ہوں۔اور سب احمدیوں کو بھی ان کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

دوسرے مَیں اپنے دوستوں اور ہمدردوں اور ان لوگوں کو بھی جن کو ہمارے بارہ میں کچھ تحفظات ہیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا اسلام کی تعلیم تو تمام مذہب کے بانیان کو عزت کی نظر سے دیکھنے کی تعلیم ہے اور ہم اپنے ایمان کی وجہ سے سب انبیاء کی عزت کرتے بھی ہیں۔لیکن جب ہمارے نبی، ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق مغرب میں بیہودہ لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ان کو،قرآن کریم کو،آپ کی ازواج کو،صحابہ کو جب تحقیر اور توہین کا نشانہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے تو پھر مسلمان اس پر اپنا ردّعمل ظاہر کرتے ہیں۔اور جو مسلمان جماعت احمدیہ میں شامل نہیں اور خلافت کی نعمت سے محروم ہیں ان کے ردّعمل راہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے پھر ایسے ہوتے ہیں جس سے شدت پسندی کا اظہار ہوتا ہے۔جہاں تک جماعت احمدیہ کا سوال ہے جماعت احمدیہ بھی ردعمل ظاہر کرتی ہے لیکن ہمارا ردعمل اسلام کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کو دنیا پر ظاہر کرنے کا ہوتا ہے۔بہرحال مسلمانوں کے اس غلط ردّعمل کی وجہ سے مغرب کے نام نہاد لکھنے والے اور سکالرز لغو کتابیں لکھ کر مسلمانوں کے جذبات کو انگیخت کرتے ہیں۔اور جب بھی مَیں نے یہ بات یہاں کے مختلف طبقوں میں کی،انہوں نے ہمیشہ مجھ سے اتفاق کیا کہ امن قائم رکھنے اور محبت و پیار بڑھانے کے لئے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

پس ہمارے وہ ہمسائے جن کے ذہنوں میں غلط تاثر ہے حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی کوشش کریں۔جیسا کہ مَیں نے کہا ہم تو یہاں آئے ہی پیار و محبت کی فصلیں کاشت کرنے ہیں۔پیار اور محبت سے دل جیتنے کے لئے آئے ہیں اور مخالفت میں جو بھی اور جیسا بھی لوگ ہمارے ساتھ سلوک کر رہے ہیں ہماری طرف سے ان کے لئے نیک جذبات کا اظہار ہی ہوتا ہے۔

احمدیوں سے مَیں کہتا ہوں کہ یہ غیروں کو مخاطب کر کے جو مَیں نے ایک لمبی بات کی ہے،اس لئے کر دی ہے کہ آپ لوگ بھی دل میں یہ احساس رکھیں کہ ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں۔علاوہ مہمان ہونے کی ذمہ داری کے جس کا مَیں ذکر کروں گا ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ ڈیوٹی دینے والا بھی ہو۔اور یہ اس کی ایک ذمہ واری بھی ہے۔پس ہر احمدی جو بھی اس جلسے میں شامل ہے،مرد ہے یا عورت ہے،جوان ہے یا بوڑھا ہے اپنی اس ذمہ داری کو سمجھے کہ ہر سال کسی نہ کسی ہمسائے کو کسی شکایت کا موقع مل جاتا ہے۔گو اکثریت اس حقیقت کو جانتی ہے اور سمجھتی ہے کہ اتنے بڑے مجمع میں ہر کام میں 100 فیصد پرفیکشن (Perfection) پیدا نہیں ہوسکتی اور وہ کمزوریوں اور کمیوں کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔لیکن ہماری طرف سے ایسی کوشش ہونی چاہئے کہ اس وقت نہ ہمدردوں کو اور نہ ہی جو ہمارے غیر ہمدرد ہیں یا جو کمیوں کو تلاش کرنے کی فکر میں رہتے ہیں ان کو موقع مہیا کریں کہ جلسہ کی وجہ سے یہاں کی آبادی کو کسی بھی قسم کی دقت کا سامنا کرنا پڑے۔بعض لوگ اعتراض کرنے کے لئے عادتاً بہانوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔لیکن ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے کہ کبھی ایسے بہانے تلاش کرنے والوں کو کوئی موقع نہ ملے۔

جلسہ سالانہ کی انتظامیہ نے ٹریفک کے اصول وضوابط بنائے ہیں ان کی پابندی کریں۔بلکہ یہاں ملکی قانون کے مطابق ٹریفک کے قواعد وضوابط جو ہیں ان کی پابندی کرنا ہر ایک پر فرض ہے۔یہ نہ سمجھیں کہ یہ چھوٹی سڑک ہے تو جہاں چاہے گاڑی کھڑی کر دیں۔بعض یورپ سے آنے والے بھی بے احتیاطی کر جاتے ہیں اور بعض انگلستان کے رہنے والے بھی بے احتیاطی کرتے ہیں۔اگر ہر کوئی سڑک پر گاڑی کھڑی کرنے لگ جائے تو سڑکیں تو بالکل بلاک (Block) ہو جائیں گی۔پھر ہمارے دونوں طرف جو آبادیاں ہیں۔ایک طرف آلٹن کا شہر ہے اور دوسری طرف ایک چھوٹا سا گاؤں یا قصبہ ہے ان کی سڑکوں پر گھروں کے سامنے کبھی گاڑیاں کھڑی نہ کریں۔دو سال پہلے بھی گھر والوں کو یہ شکایت ہوئی تھی۔خاص طور پر بارش کے دنوں میں جب ٹریفک زیادہ ہو گئی تھا۔اب تو ٹریفک کا انتظام کیا گیا ہے۔لیکن آج بھی ہوسکتا ہے کہ بارش کی وجہ سے تھوڑی سی اندر آنے میں دِقّت پیدا ہو تو ایسی صورت میں گاڑیاں باہر بالکل کھڑی نہیں کرنی۔جو دو سال پہلے شکایت پیدا ہوئی تھی اس کی وجہ سے بہت زیادہ ہمسائے ایسی صورت میں ہمارے متعلق باتیں کرنے لگ گئے تھے۔گو اس بارے میں انتظامیہ نے اب کافی توجہ دی ہے اور اس بات کا خیال رکھا ہے کہ ایسا واقعہ نہ ہو لیکن کسی بھی احمدی کو ایسی حرکت ہی نہیں کرنی چاہئے کہ انتظامیہ کو انہیں توجہ دلانے کی ضرورت پڑے۔ہر احمدی کو خود اس ذمہ واری کا احساس ہونا چاہئے،چاہے وہ کہیں سے بھی آیا ہوا ہے۔خود احتیاط کریں اور جیسا کہ مَیں نے کہا اسلام نے تو ہمسائے کے بہت حقوق رکھے ہیں اور حدیقۃ المھدی کے دائیں بائیں رہنے والے تمام لوگ جماعت کے ہر فرد کے جو یہاں جلسے میں شامل ہونے آتا ہے اس کے ہمسائے ہیں۔جہاں تک پارکنگ کا سوال ہے۔گاڑی لانے والوں کے لئے بارش کی صورت میں بھی انتظامیہ نے پارکنگ کا انتظام کیا ہوا ہے۔لیکن جیسا کہ گزشتہ سال تجربہ کیا گیا تھا اور اس سال کے دوران میں ایک عرصے سے جماعتوں کو بتایا جا رہا ہے اور مناسب بھی یہی ہے کہ اپنی گاڑیاں لانے کی بجائے لندن سے آلٹن تک جو ٹرین کا انتظام کیا گیا ہے اور یہ بڑا سستا انتظام ہے اس کو استعمال کریں۔سٹیشن تک لانے لے جانے کے لئے لندن مسجد میں بھی اور بیت الفتوح سے بھی بس کی شٹل سروس کا انتظام کیا گیا ہے اور آلٹن سے حدیقۃ المھدی لانے کے لئے بھی بسوں کا انتظام ہے۔جب اللہ تعالیٰ کی خاطر جلسے میں شامل ہونے کا ارادہ کیا ہے تو بعض چھوٹی چھوٹی تکلیفوں اور دقتوں کو نظر انداز کرنا چاہئے۔

بعض لوگ یہ باتیں بھی کر دیتے ہیں کہ جب چھوٹی سڑک تھی اور ٹریفک کی دِقّتیں تھیں بارش کا خطرہ تھا تو یہ جگہ کیوں لی؟ تو آپ جلسے کے لئے جہاں بھی جگہ لیں گے اس دِقّت کا تو سامنا کرنا پڑے گا۔اس دِقّت کا سامنا اسلام آباد میں بھی کرنا پڑتا تھا حالانکہ وہاں جلسے میں شامل ہونے والوں کی تعداد اس وقت بہت تھوڑی تھی۔لیکن آہستہ آہستہ وہاں کی آبادی کو بھی اور احمدیوں کو بھی اس کی عادت پڑ گئی۔وہاں بھی ٹریفک کی وجہ سے ہمسایوں کو شروع میں جو اعتراض ہوتے تھے آہستہ آہستہ وہ ان کے عادی ہو گئے اور وہ اعتراضات دور ہو گئے تو یہاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ وہ دور ہو جائیں گے۔لیکن ایک احمدی کا کام ہے کہ کسی بھی وجہ سے یہاں کی مقامی آبادی کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنیں۔بلکہ ہر احمدی اپنا ایسا نمونہ دکھائے کہ اگر کسی کے دل میں احمدیوں کے بارے میں کوئی منفی سوچ ہے بھی تو وہ آپ کا رویّہ دیکھ کر دل میں شرمندہ ہو اور احمدیوں کے متعلق اپنی منفی سوچ بدل کر مثبت سوچ پیدا کرے۔بلکہ دوستی کا ہاتھ بڑھائے اور ہمارے سے تعلق کو اپنے لئے عزت سمجھے۔

ہر احمدی احمدیت کا سفیر ہے۔یہ ہر وقت ہر ایک کے ذہن میں رہنا چاہئے کہ آپ احمدیت کے سفیر ہیں۔اس بات کی توقع کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ہمارے مرید ہو کر پھر ہمیں بدنام نہ کریں۔مرید ہو کر پھر کون بدنام کرسکتا ہے۔اس کا مطلب یہی ہے کہ تمہارے اخلاق ایسے اعلیٰ ہوں،تم وہ پاک نمونہ دکھلانے والے ہو کہ ہر احمدی پر اٹھنے والی انگلی جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیک نامی کا باعث بننے والی ہو۔جلسہ سالانہ کا اصل مقصد تو پاک تبدیلیاں پیدا کرنا تھا۔پس یہ پاک تبدیلیاں ہیں جو ایک احمدی کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں۔

ان دنوں میں جہاں آپ کی طرف سے عبادتوں سے اس کے اظہار ہو رہے ہوں۔وہاں اپنوں اور غیروں سے اعلیٰ اخلاق سے پیش آنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے۔بے شک مَیں نے کارکنان کو توجہ دلائی ہے کہ وہ ہر وقت مہمان نوازی پر مستعد رہیں اور کبھی کسی مہمان کو شکوے کا موقع نہ دیں۔لیکن مہمان کا بھی فرض ہے کہ وہ ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے،اپنے اندر صبر و حوصلہ پیدا کرے۔اگر کبھی کسی کارکن سے اونچ نیچ ہو جائے تو یاد رکھیں کہ وہ بھی انسان ہیں۔ان سے بھول چوک ہوسکتی ہے۔بعض کارکنان کئی کئی دنوں سے کام کر رہے ہیں۔بعض کو 24 گھنٹوں میں صرف 2 گھنٹے سونے کا موقع ملتا ہے اور بشری تقاضے کے تحت اگر ایسی حالت میں کوئی کسی بات پر کسی مہمان کو تسلّی بخش جواب نہ دے یا اس کے خیال میں اس کی مہمان نوازی کا حق ادا نہ ہو رہا ہو تو مہمان کو بھی صرف نظر کرنا چاہئے اور کارکن کو معاف کرنا چاہئے۔اکثریت تو UK کے رہنے والے مہمانوں کی ہے جو مختلف شہروں سے آئے ہیں اور یہاں جیسا کہ مَیں نے کہا ساری دنیا سے مہمان آ رہے ہوتے ہیں۔احمدی بھی اور غیر از جماعت بھی۔اگر کوئی کارکن مقامی مہمان کو چھوڑ کر باہر سے آنے والے مہمان کی طرف زیادہ توجہ دے دے،جو دینی چاہئے،تو پھر مقامی مہمانوں کو برا نہیں منانا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہونے کا نمونہ بھی یعنی جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمان بنے تو آپؑ نے کیا نمونہ پیش کیا وہ بھی ہمارے سامنے ہے اور یہ نمونے آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مرتبہ کسی سفر پر تھے،کام میں مصروف تھے اور اس وجہ سے آپؑ نے رات کا کھانا نہیں کھایا۔رات گئے بھوک کا احساس ہوا تو آپؑ نے کھانے کے بارے میں پوچھا تو سب کام کرنے والے پریشان تھے کہ کھانا تو جتنے وہاں لوگ آئے ہوئے تھے کام کرنے والے تھے سب کھا چکے ہیں اور کچھ بھی نہیں بچا۔رات بازار بھی بند تھے کہ کسی ہوٹل سے کھانا منگوا لیا جاتا۔حضور علیہ السلام کے علم میں جب یہ بات آئی کہ کھانا ختم ہو گیا ہے اور سب انتظام کرنے والے پریشان ہیں کہ کھانا فوری طور پر جلدی جلدی پکانے کا انتظام کیا جائے۔آپؑ نے فرمایا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔دیکھو دسترخوان پر روٹی کے کچھ بچے ہوئے ٹکڑے ہوں گے وہی لے آؤ۔چنانچہ آپؑ نے ان ٹکڑوں میں سے ہی تھوڑا سا کھا لیا اور انتظام کرنے والوں کو تسلی کروائی۔لکھنے والے لکھتے ہیں کہ اگر حضور علیہ السلام اُس وقت کھانا پکانے کا حکم دیتے تو ہمارے لئے یہ باعث عزت ہوتا اور ہم اس بات پر فخر محسوس کرتے اور اسی میں برکت تھی۔لیکن آپؑ نے ہماری تکلیف کا احساس کرتے ہوئے روک دیا کہ کوئی ضرورت نہیں۔

پس یہ نمونے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے والوں کو بھی دکھانے چاہئیں۔

مجھے جلسے کے دنوں میں بھی اور ویسے بھی بعض لنگر خانوں کی شکایات ملتی رہتی ہیں اور جب تحقیق کرو تو اُتنی لاپرواہی مہمان کے بارہ میں نہیں برتی گئی ہوتی جتنا بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ٹھیک ہے مہمان کے جذبات ہوتے ہیں ان کا خیال رکھنا چاہئے۔لیکن مہمانوں کو بھی اصل حقائق بیان کرنے چاہئیں۔ربوہ میں تو اب جلسے نہیں ہوتے جب جلسے ہوا کرتے تھے تو اس وقت وہاں بھی شکایات پیدا ہوتی تھیں۔اب ربوہ میں دارالضیافت جو لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے وہاں ابھی بھی باقاعدہ لنگر چلتا ہے۔اگر

کبھی انتظامیہ سے غلطی ہو جائے تو احمدی مہمان وہاں بھی بہت زیادہ زودرنجی کا اظہار کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ اکثر انتظامیہ ان لوگوں سے معذرت بھی کر لیتی ہے۔ اسی طرح مجھے قادیان کے لنگر خانے کی بھی شکایات آ جاتی ہیں اور یہاں خلیفۂ وقت کی موجودگی کی وجہ سے مستقل لنگر چلتا ہے اس لئے یہاں بھی شکایات پیدا ہوتی رہتی ہیں اور خاص طور پر جلسے کے دنوں میں شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ باقی دنیا میں عام دنوں میں تو لنگر نہیں چل رہا ہوتا کیونکہ وہاں ابھی لنگر کا اتنا وسیع انتظام نہیں ہے اور نہ لوگوں کا آنا جانا ہوتا ہے۔ لیکن جلسے کے دنوں میں لنگر چلتا ہے۔ وہاں بھی شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ تو بہرحال کارکنان کی طرف سے یہ کوتاہیاں جو ہیں وہ ہوتی ہیں جو نہیں ہونی چاہئیں۔ کارکنان کا فرض ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر میں آئے اس کی پوری عزت کی جائے اسے احترام دیا جائے۔ جہاں جہاں مستقل لنگر چلتے ہیں وہاں کے کارکنان کو میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہاں کوئی بھی مہمان آئے چاہے وہ وہاں مقامی رہنے والا ہو، ربوہ کا یا قادیان کا، یہاں کے بھی آتے ہیں، ان کے جذبات کا احترام کریں اور کبھی کوئی چبھتی ہوئی بات نہ کریں۔ بہرحال مہمان نوازی کی وجہ سے یہ باتیں مَیں نے عام لنگر خانوں کے بارہ میں بھی ضمناً کہہ دیں۔

لیکن مہمانوں کی طرف دوبارہ لوٹتے ہوئے میں پھر یہی کہوں گا کہ انہیں بھی صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ جلسے کے ان دنوں میں کیونکہ سب والنٹیئرز ہیں، مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے ہیں، یونیورسٹیوں، کالجوں کے طلباء ہیں۔ اس ماحول میں رہنے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں۔ ان کی کمزوریوں سے صَرفِ نظر کریں اور ان کے جذبے کی قدر کریں جس کے تحت انہوں نے اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔

جہاں تک غیر از جماعت مہمانوں کا سوال ہے ان کے لئے علیحدہ انتظام ہوتا ہے تا کہ ان کی مہمان نوازی زیادہ بہتر رنگ میں کرنے کی کوشش کی جا سکے۔ آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کی روشنی میں کہ ’’جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی معزز شخص آئے تو اس کا بہت زیادہ احترام و اکرام کرو‘‘۔

یہاں جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ان کا مقصد جلسہ سننا اور اس سے روحانی فائدہ اٹھانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو واضح فرمایا ہے کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلوں کی طرح نہیں ہے۔ دنیاوی میلوں کی جو حالت ہوتی ہے اُس میں تو سارا دن لوگ پھرتے رہتے ہیں، تماشے دیکھتے رہتے ہیں لغو محفلیں سجتی رہتی ہیں، کھانا پینا اور شور شرابے کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ یہاں تو تین دن اگر انسان جسمانی غذا کی بجائے روحانی غذا کی طرف توجہ دے تو تبھی اپنے عہد بیعت کا حق ادا کرنے والا سچا احمدی کہلا سکتا ہے۔ پس اس بات کو لازمی بنائیں کہ جلسے کی کارروائی کے جو بھی پروگرام ہیں اس میں مرد بھی اور عورتیں بھی نوجوان بھی اور بوڑھے بھی سنجیدگی سے شامل ہوں اور جو بات سنیں، جو تقریریں سنیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ کوئی عورت، کوئی مرد، کوئی نوجوان، کوئی بچہ ان دنوں میں جلسے کی کارروائی کے دوران باہر پھرتا، ٹولیوں میں بیٹھا اور کھیلتا ہوا نظر نہ آئے۔ عورتوں کے لئے چھوٹے بچوں کی مارکی علیحدہ ہے اس لئے کہ بچے روتے اور شور مچاتے ہیں اور دوسری بڑی عورتیں جو بغیر بچوں کے ہیں یا جن کے بچے بڑے ہو چکے ہیں وہ ڈسٹرب ہوتی ہیں۔ لیکن ایسے بچے جو چھوٹے نہیں اور جنہوں نے رونے دھونے کی عمر گزار دی ہے۔ سات آٹھ سال کی عمر کے ہیں۔ تھوڑی بہت سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ ان کو والدین کو سمجھا کر اپنے ساتھ لانا چاہئے کہ جلسہ پر ہم جا رہے ہیں اور وہاں دو تین گھنٹے کا جو ایک سیشن ہوتا ہے اس میں تم نے آرام سے بیٹھنا ہے۔ کئی بچے ہیں جنہیں مائیں سمجھا کے لاتی ہیں اور وہ بچے بڑے آرام سے بیٹھے ہوتے ہیں۔ ان مجالس کا احترام بچپن سے ہی بچوں میں پیدا کریں اور اس کی ٹریننگ سارا سال گھروں میں دیں اور یہ دینی بھی چاہئے۔ مجھے بعض دفعہ شکایات ملتی رہتی ہیں کہ سارا سال اطفال کے اور ناصرات کے جو اجلاس ہوتے ہیں ان میں بچوں کو خاموش بیٹھ کر پروگرام سننے کی طرف توجہ نہیں دلائی جاتی۔ ناصرات میں تو کم ہے لیکن اطفال میں تھوڑی تھوڑی دیر بعد (یہ شرارتی طبیعت زیادہ ہوتی ہے لڑکوں میں) یہ باتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اگر سارا سال ماں باپ بھی اور ذیلی تنظیمیں بھی بچوں کی اس نہج سے تربیت کریں تو جلسوں میں ایسی شکایات نہ ہوں۔ چھوٹے بچوں کی ایک خاصی تعداد یہاں اللہ کے فضل سے ڈیوٹی بھی دے رہی ہوتی ہے اور بڑے پیارے انداز میں ڈیوٹی دے رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ایک خاصی تعداد ایسی بھی ہے جو ڈیوٹی نہیں دیتی۔ دوسرے شہروں سے آئے ہیں اور دوسرے ملکوں سے آئے ہیں۔ وہ ضرور کھیل کود اور شور شرابے کی وجہ سے جلسہ سننے والوں کو ڈسٹرب کر رہے ہوتے ہیں۔

تو اس لحاظ سے بھی جلسے میں شامل ہونے والوں کا فرض ہے کہ پیار سے اپنے بچوں کی تربیت کریں اور یہ تبھی ممکن ہو گا جب بچوں کو یہ احساس ہو کہ ہمارے بڑے بھی جلسے کے پروگرام غور سے سن رہے ہیں اور جلسے کے تقدس کا ان کو خیال ہے۔ ہماری یہ دینی مجالس تو ایسی ہونی چاہئیں کہ بجائے اس کے کہ کارکنات (مردوں کے جلسے میں تو نہیں ہوتا لیکن عورتوں کی مارکی میں ہوتا ہے) یہ نوٹس لے کر کھڑی ہوں کہ خاموشی سے جلسے کی کارروائی سنیں۔ آپ خود یہ اہتمام کر رہی ہوں کہ کسی بھی قسم کی توجہ دلانے کی ضرورت ہی نہ پڑے اور خود ہی خاموشی سے کارروائی سنیں۔

پھر ایک اہم بات جس کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ ہے اپنے ماحول اور ارد گرد پر نظر رکھنا۔ جماعت کی حفاظت تو خدا تعالیٰ نے کرنی ہے اور ہمیشہ سے کرتا آ رہا ہے۔ یہی ہماری تاریخ ہمیں بتاتی ہے۔ اگر ہم اس سے مدد مانگتے ہوئے اس کی طرف جھکے رہیں تو جماعت سے تعلق بھی مضبوط ہو گا اور اللہ تعالیٰ کے حفاظت کے حصار میں بھی رہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ مَیں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں اور یہ بھی کہ آخری غلبہ آپ کا ہے۔ اور یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو بحیثیت جماعت ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے گا انشاء اللہ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت نے ترقی کرنی ہے۔ لیکن مخالف اور دشمن ہمیشہ اس تاک میں رہتا ہے کہ کسی طرح نقصان پہنچانے کی کوشش کی جائے اور انفرادی طور پر بعض دفعہ قربانیاں بھی دینی بھی پڑتی ہیں۔ بعض دفعہ ہماری بے احتیاطیوں کی وجہ سے بھی مخالفین فائدہ اٹھاتے ہیں اور آج کل دنیا کے جو حالات ہیں اس میں جو ظاہری احتیاطیں ہیں وہ کرنی اور بڑی پابندی کے ساتھ کرنی عقل کا تقاضا بھی ہے اور خدا تعالیٰ کا حکم بھی ہے۔ اس لئے آپ نے دیکھا ہو گا کہ انتظامیہ نے اس دفعہ یہ انتظام بھی کیا ہے کہ سکینر لگائے گئے ہیں اور اس کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ بعض اوقات جلسہ گاہ تک پہنچنے میں کچھ زائد وقت بھی لگ جائے۔ ایک تو صبر اور حوصلے کے ساتھ نئے طریق کے مطابق اپنی چیکنگ کروانے میں انتظامیہ سے پورا تعاون کریں۔ بلکہ جو چیکنگ کرنے والے ہیں وہ کارکنان کو بھی یا جس کو جانتے ہیں ان کو بھی اگر وہ ایک دفعہ باہر جا کر دوبارہ اندر آتا ہے تو سکینر میں سے گزاریں۔

دوسرے ہر شامل ہونے والا خود بھی اپنے ماحول پر نظر رکھے۔ کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ ہر مخلص احمدی ہر وقت جماعت کو کسی بھی قسم کے نقصان سے بچانے کی فکر میں رہتا ہے۔ اس لئے اس کا بھی تقاضا ہے کہ اپنے ماحول پر بھی نظر رکھے۔ اور اس لحاظ سے ان دنوں میں انتظامیہ کی اس طرح بھی مدد کریں کہ اگر کسی کے بارے میں بھی شک ہو کہ یہ مشکوک ہے یا کسی بھی قسم کی ایسی حرکت ہے تو انتظامیہ کو اس کی اطلاع دیں۔ خاص طور پر خواتین کو اس بارہ میں ہوشیار رہنا چاہئے۔ لجنہ کی طرف کوئی بھی عورت مکمل طور پر چہرہ ڈھانپ کر پھرنے والی اور وہاں بیٹھنے والی نہ ہو۔ کئی سال پہلے یہاں ایک واقعہ ہو چکا ہے کہ عورت کے بھیس میں ایک مرد کو پکڑا گیا تھا۔ تو یہ نہ سمجھیں کہ اب ہم ہوشیار ہو چکے ہیں کہ چیکنگ بھی اچھی طرح ہو رہی ہے اس لئے بے فکر ہو جائیں۔ ریلیکس (Relax) ہو جائیں۔ بے فکری کی حالت میں ہی بعض نقصانات اٹھانے پڑ جاتے ہیں اس لئے ہمیشہ ایک مومن کو چوکس رہنا چاہئے۔

پھر صفائی ہے۔ اس کا بھی خاص خیال رکھیں۔ جلسے کے ماحول میں کبھی گند زمین پر نہ پھینکیں۔ یہ نہ سمجھیں کارکنان موجود ہیں وہ بعد میں اٹھا لیں گے۔ خود ہی معین جگہیں جہاں بنائی گئی ہیں جہاں ڈسٹ بن رکھے گئے ہیں وہاں جا کر اپنا گند پھینکیں چاہے وہ ڈسپوزایبل گلاس ہے کاغذ ہے، کوئی بھی چیز ہے۔ اگر وہاں جا کے گند پھینکیں گے تو تھوڑی سی تکلیف ہو گی مگر ماحول صاف رہے گا۔ اور پھر اسی طرح غسل خانے ہیں، ٹائلیٹس ہیں وہاں بھی مہمان یہ کوشش کریں کہ استعمال کے بعد انہیں اچھی طرح صاف کر دیں اور یہ کوئی ایسی بات نہیں جس سے کسی کا مقام گرتا ہو۔ جو کارکن اور کارکنات صفائی پر مقرر ہیں وہ بھی اکثر صاحب حیثیت اور اچھے خاندان والے ہوتے ہیں۔ صفائی کرنے سے عزت کم نہیں ہوتی بلکہ عزت بڑھتی ہے اور اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ جہاز پر بھی جب آپ سفر کر رہے ہوں تو وہاں بھی ٹائیلٹس میں لکھا ہوتا ہے کہ اگلے مسافر کی سہولت کے لئے غسلخانے کو صاف کر کے جائیں۔ کارکنان کی انسپیکشن (Inspection) جس دن ہوئی ہے ان کو ایک مثال دی تھی ایک خاتون کی کہ وہ بڑی چاہت سے عورتوں میں صفائی پر ڈیوٹی لگوایا کرتی تھیں اور جب بھی کوئی غسلخانہ استعمال کرتا فوری طور پر جا کے اس کو صاف کرتی تھیں اور ان کو دیکھ کر کسی کو خیال آیا کہ یہ لگتی تو بڑی رکھ رکھاؤ والی خاتون ہیں پتہ کروں کہ کون ہے تو انہوں نے جب اس بارہ میں تحقیق کی تو پتہ چلا کہ یہ آپا مجیدہ شاہنواز مرحومہ ہیں۔ ایک سرکاری افسر کی بیٹی تھیں۔ ایک بڑے کاروباری شخص کی بیوی تھیں۔ لیکن انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے جذبے سے یہ کام کیا اور کرتی رہیں۔ جماعت کے لئے بے انتہا مالی قربانیاں کرنے والی تھیں۔ لیکن اس مالی قربانی کو کافی نہیں سمجھا اور خدمت کے جذبے سے سرشار رہتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نسل کو بھی جماعت سے مضبوط تعلق قائم کرنے کی توفیق دے۔ بہرحال صفائی تو آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق ایمان کا حصہ ہے۔ پس مومنوں کا کام ہے کہ ہر اس چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی اختیار کریں۔ جس کے بارہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ نے حکم دیا ہے اور صفائی تو مومن ہونے کی نشانی بتائی گئی ہے۔ ایمان کا حصہ بتایا گیا ہے۔ اس لئے ہر مہمان اور جلسہ میں شامل ہونے والا اس طرف توجہ دے اور یہ خیال نہ

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

کرے کہ مَیں تو جاتا ہوں اور پیچھے سے شعبہ صفائی والے اپنا کام کرتے رہیں گے۔اور آج خاص طور پر جبکہ بارش ہو رہی ہے ذرا سا بھی گند جو ہے وہ زیادہ نظر آتا ہے۔کیچڑ والے بوٹ لے کے جب آپ غسلخانوں میں جائیں گے تو گند ہوگا۔کوشش کریں،ایک تو وہاں انتظامیہ کوشش کرے کہ کوئی ٹاٹ یا ایسی چیزیں رکھے دیں کہ جوتے صاف کر کے لوگ اندر جائیں کیونکہ آج بارش کی پیشگوئی ہے اور ہوسکتا ہے سارا دن ہوتی رہے۔

پھر آج کل سوائن فلو پھیلا ہوا ہے۔حکومت کی طرف سے بھی اس کی احتیاط کے بارے میں ہوشیار کیا جا رہا ہے اور ایم ٹی اے پر بھی اعلان ہو رہا ہے۔اس کے لئے بھی ایک تو جو ظاہری تدبیر ہے اس کے مطابق انتظامیہ نے یہ انتظام کیا ہے کہ ہر آنے والے کو ہومیو پیتھک دوائی دینی ہے۔مجھے نہیں پتا کہ آج دی گئی ہے کہ نہیں۔لیکن نہیں دی گئی تو دوبارہ جب باہر جائیں اور اس سکینر میں سے گزریں تو وہ دوائی دی جانی چاہئے۔اس بارہ میں ہر مہمان کو، ہر آنے والے کو تعاون کرنا چاہئے۔دوسرے اگر کسی کو کسی بھی قسم کا فلو کا شک ہو تو دوسرے کا خیال کرتے ہوئے جلسہ پر آنے سے پہلے اپنے متعلقہ ڈاکٹر سے مشورہ لیں۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس بیماری سے محفوظ رکھے۔ ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رکھے اور جلسہ میں شامل ہونے والے جلسے کی برکات کو سمیٹتے ہوئے گھروں کو جائیں۔

پھر جو دوسرے ممالک سے مہمان آئے ہوئے ہیں خاص طور پر پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان وغیرہ سے اور اسی طرح افریقین ممالک سے انہیں مَیں ہمیشہ کہتا ہوں کہ اپنے ویزے کی مدت ختم ہونے سے بہت پہلے واپس جانے کی کوشش کریں۔کیونکہ اس مرتبہ خاص طور پر مختلف ملکوں میں یو کے ایمبسی کے ویزا دینے والے جو شعبے ہیں انہوں نے بعض جگہ احمدیوں کو حالانکہ وہ اکثر یہاں آنے والے تھے اعتراض کر کے ان کے ویزے واپس کر دیئے ہیں کہ احمدی جلسہ کے نام پر جاتے ہیں اور پھر واپس نہیں آتے۔گو یہ بات بالکل غلط ہے اور گزشتہ چھ سات سال سے تو مجھے علم ہے کہ جو بھی لوگ یہاں آتے ہیں واپس جاتے ہیں اور جو اگر یہاں رہے ہوں گے تو ان کی تعداد 4،5 سے زیادہ نہ ہوگی اور ان کو بھی سزا ملتی ہے جب وہ یہاں جلسہ کے ویزے پر آ کر رہ جاتے ہیں۔لیکن بہرحال اگر نہ ہونے کے برابر بھی یہاں لوگ رہتے ہیں تو یہ بھی ایک غلط حرکت ہے اور جماعت کی بدنامی کا باعث بنتی ہے۔کیونکہ اس سے دوسروں کے جلسے کی نیت سے یہاں جلسے پر آنے کے راستے بھی بند ہوتے ہیں اور یہ بات ایسی ہے جو کسی طرح بھی ایک احمدی کے شایان شایان نہیں۔

پھر جلسہ کے انتظام کے تحت رہائش کا انتظام ہے،مہمان نوازی کا بھی انتظام ہے۔یہ عموماً دو ہفتے کے لئے ہوتا ہے۔اس کے بعد بغیر میزبان کی اجازت کے رہنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔یہ بن بلائے مہمان بننے والی بات ہے جو اسلام میں انتہائی ناپسندیدہ ہے۔اور اسی طرح جو لوگ اپنے عزیزوں اور دوستوں کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں ان کو بھی ان کا احسان مند ہونا چاہئے کہ انہوں نے انہیں اپنے پاس رکھا ہوا ہے اور بلاوجہ کا بوجھ ان پر نہیں ڈالنا چاہئے۔بعد میں بعض لوگ میرے پاس بھی آتے ہیں اور شکوہ کرتے ہیں کہ اتنے دن کے لئے آئے تھے لیکن جس عزیز کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے اس کا رویّہ اب ایسا ہے کہ ہم اب جماعتی انتظام کے تحت ٹھہرنا چاہتے ہیں۔نہ بھی ٹھہرنے کا کہیں تو شکوہ کرتے ہیں۔تو مہمانوں کو پہلے ہی اتنے عرصے کے لئے آنا چاہئے جو دوسروں پر بوجھ نہ ہو اور شکوے کبھی پیدا ہی نہ ہوں۔جلسہ کا مقصد تو محبت بڑھانا ہے۔اگر آپس کی محبت بڑھنے کی بجائے کم ہوتی ہے تو پھر جلسہ میں شامل ہونے کا مقصد پورا نہیں ہو رہا۔پس جہاں گھر والوں کو میزبانوں کو حوصلہ دکھانا چاہئے وہاں مہمانوں کو بھی خیال رکھنا چاہئے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کا یہ سفر خدا تعالیٰ کی خاطر ہے۔اس لئے اس سفر کو دنیاوی فائدے کا ذریعہ کبھی نہ بنائیں۔خالصتاً للہ یہ آپ کا سفر ہو اور اس سفر کو للّٰہی سفر بنانے کی کوشش کریں۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ایک اور اہم بات یہ بھی ہے کہ آپ کا پروگرام جو شائع ہوا ہوا ہے اس میں بعض ہدایات لکھی ہوئی ہیں ان کو ضرور پڑھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔آج تو محکمہ موسمیات کی وجہ سے بارش کی پیشگوئی تھی ۔یہ بھی دعا کریں کہ اب اس کے بعد بارش بھی رک جائے۔اللہ تعالیٰ موسم بھی صاف کر دے اور باقی دن جو ہیں ان میں ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام سے جلسہ کی کارروائی سن سکیں کیونکہ بارش کی صورت میں جو مار کی پہ پڑتی ہے تو آواز اتنی ہوتی ہے کہ ہوسکتا ہے کہ بعض کو صاف الفاظ بھی سمجھ نہ آ رہے ہوں۔اس لئے دقت ہوتی ہے۔پھر چلنے پھرنے میں دقت ہوگی۔بچوں عورتوں کو دقت ہوگی۔تو یہ دعا کریں اللہ تعالیٰ موسم کو بھی ہمارے حق میں کر دے۔آمین

☆☆☆☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ | **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

خدا تعالیٰ کے فضل کا ہاتھ اُن پر ہوتا ہے اور سچائی کی رُوح ان کے اندر ہوتی ہے۔اگر وہ آزمائشوں سے کچلے جاویں اور پیسے جائیں اور خاک کے ساتھ ملائے جائیں اور چاروں طرف سے اُن پر لعن وطعن کی بارشیں ہوں اور ان کے تباہ کرنے کیلئے سارا زمانہ منصوبے کرے تب بھی وہ ہلاک نہیں ہوتے۔کیوں نہیں ہوتے؟اس سچے پیوند کی برکت سے جو ان کو محبوب حقیقی کے ساتھ ہوتا ہے۔خدا اُن پر سب سے زیادہ مصیبتیں نازل کرتا ہے مگر اس لئے نہیں کہ تباہ ہو جائیں بلکہ اس لئے کہ تا زیادہ سے زیادہ پھل اور پھول میں ترقی کریں۔ہر یک جوہر قابل کے لئے یہی قانون قدرت ہے کہ اوّل صدمات کا تختہ مشق ہوتا ہے۔مثلاً اس زمین کو دیکھو جب کسان کئی مہینے تک اپنی قلبہ رانی کا تختہ مشق رکھتا ہے اور ہل چلانے سے اس کا جگر پھاڑتا رہتا ہے......

اسی طرح وہ حقیقی کسان کبھی اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینک دیتا ہے اور لوگ اُن کے اوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں اور ہر یک طرح سے اُن کی ذلت ظاہر ہوتی ہے۔تب تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانے سبزہ کی شکل پر ہو کر نکلتے ہیں اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے۔یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطہ ٔعظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن غرق کرنے کے لئے نہیں۔بلکہ اس لئے کہ تا ان موتیوں کے وارث ہوں کہ جو دریائے وحدت کے نیچے ہیں اور وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن اس لئے نہیں کہ جلائے جائیں بلکہ اس لئے کہ تا خدا تعالیٰ کی قدرتیں ظاہر ہوں۔اور اُن سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور لعنت کی جاتی ہے اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے اور دُکھ دئے جاتے اور طرح طرح کی بولیاں ان کی نسبت بولی جاتی ہیں اور بدظنیاں بڑھ جاتی ہیں یہاں تک کہ بہتوں کے خیال وگمان میں بھی نہیں ہوتا کہ وہ سچے ہیں بلکہ جو شخص اُن کو دُکھ دیتا اور لعنتیں بھیجتا ہے،وہ اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ بہت ہی ثواب کا کام کر رہا ہے۔پس ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہتا ہے اور اگر اس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضہ سے کچھ قبض طاری ہو تو خدا تعالیٰ اس کو ان الفاظ سے تسلی دیتا ہے کہ صبر کر جیسا کہ پہلوں نے صبر کیا اور فرماتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔پس وہ صبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ امر مقدّر اپنے مدت مقررہ تک پہنچ جاتا ہے۔تب غیرت الٰہی اس غریب کیلئے جوش مارتی ہے اور ایک ہی تجلی میں اعداء کو پاش پاش کر دیتی ہے۔سو اوّل نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے اور اخیر میں اس کی نوبت آتی ہے۔

اِسی طرح خداوند کریم نے بارہا مجھے سمجھایا کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کریں گے اور بہت ستائیں گے لیکن آخر نصرت الٰہی تیرے شامل حال ہوگی اور خدا دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کرے گا۔چنانچہ براہین احمدیہ میں بھی بہت سا حصہ الہامات کا انہی پیشگوئیوں کو بتلا رہا ہے اور مکاشفات بھی یہی بتلا رہے ہیں۔چنانچہ ایک کشف میں میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اور وہ کہتا ہے کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں۔تب میں نے اس کو کہا کہ تم کہاں سے آئے تو اس نے عربی زبان میں جواب دیا اور کہا کہ جِئْتُ مِنْ حَضْرَةِ الْوِتْرِ۔یعنی میں اس کی طرف سے آیا ہوں جو اکیلا ہے۔تب میں اس کو ایک طرف خلوت میں لے گیا اور میں نے کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں مگر کیا تم بھی پھر گئے تو اس نے کہا کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔تب میں اس حالت سے منتقل ہو گیا۔لیکن یہ سب اُمور درمیانی ہیں اور جو خاتمہ امر پر منعقد ہو چکا ہے وہ یہی ہے کہ بار بار کے الہامات اور مکاشفات سے جو ہزارہا تک پہنچ گئے ہیں اور آفتاب کی طرح روشن ہیں خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخرکار تجھے فتح دوں گا اور ہر ایک الزام سے تیری بریّت ظاہر کر دوں گا اور تجھے غلبہ ہوگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہے گی اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کروں گا۔اور یاد رہے کہ یہ الہامات اس واسطے نہیں لکھے گئے کہ ابھی کوئی ان کو قبول کر لے۔بلکہ اس واسطے کہ ہر یک چیز کیلئے ایک موسم اور وقت ہے۔پس جب ان الہامات کے ظہور کا وقت آئے گا تو اس وقت یہ تحریر مستعد دلوں کیلئے زیادہ تر ایمان اور تسلّی اور یقین کا موجب ہوگی والسلام علی من اتبع الھدی۔

(انوار الاسلام صفحہ ۵۲۔۵۴)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دُعائیں کرنے اور اس کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

☆☆☆

☆☆☆☆☆

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

نظام وصیت کی اہمیت و برکات

(شیخ ہارون رشید مبلغ دعوت الی اللہ قادیان)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں متقیوں کی تین خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔اوّل یومنون بالغیب یعنی وہ غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔دوئم یقیمون الصلوٰۃ یعنی نمازیں قائم کرتے ہیں اور سوئم وممّا رزقناھم ینفقون یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں اور وہ یہ سمجھ کر خرچ کرتے ہیں کہ

سب کچھ تری عطا ہے
گھر سے تو کچھ نہ لائے

اور سوائے مومن کے کوئی دوسرا اس طرح انفاق فی سبیل اللہ کے معیار پر کھرا اُتر نہیں سکتا۔ان متقیوں کے انفاق کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان کیا ہے فامامن اعطیٰ واتقی وصدق بالحسنی یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں اور تقویٰ اختیار اور نیک باتوں کی تصدیق کرتے ہیں۔کوئی حیل وحُجت نہیں کرتے کوئی بہانہ نہیں کرتے کوئی اعتراض نہیں کرتے ان کیلئے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے فَنسیرہ للیسریٰ یعنی اللہ تعالیٰ اُن کیلئے ہمیشہ آسانی پیدا کرے اور وہ ہر قسم کی فکر و پریشانی اور ہم وغم سے دور رہیں گے۔اور ان کے ہر امور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت دی جائے گی۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار

پھر جہنم کی دہکتی ہوئی آگ سے ہوشیار کرتے ہوئے اُس سے نجات پانے والے متقیوں کو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا۔

وسیُجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی۔یعنی وہ متقی اُس آگ سے بچایا جائے گا جو اپنا مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے تا کہ وہ پاکیزگی اختیار کرے۔وہ صرف اور صرف اپنا مال اللہ کے راستے میں اس لئے خرچ کرتا ہے تا کہ ابتغاء وجہ ربہ الاعلیٰ یعنی وہ اللہ کی رضاء حاصل کرنے کیلئے خرچ کرتا ہے۔اور پاکیزگی اختیار کرتا ہے۔

لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

اللہ تعالیٰ کا اپنے ایسے بندوں سے وعدہ ہے کہ ولسوف یرضی یعنی اللہ بھی عنقریب اُن سے راضی ہوجائے گا۔یعنی رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کے مصداق ہوں گے یعنی وہ اللہ سے راضی اور اللہ اُس سے راضی ہوگا۔ ذالک لمن خشی ربہ یعنی یہ اُس کیلئے ہے جو تقویٰ اور خشیت الٰہی اپنے دل میں پیدا کرتا ہے۔

وہ کھوتے ہیں سب کچھ بصدق وصفا
مگر اُس کی ہو جائے حاصل رضاء

یہ وہی مضمون ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب الوصیت میں بیان کیا ہے۔آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ آنے والا امام مہدی اپنے متبعین کو جنت کی خوشخبری دے گا فرمایا وَیُحَدِّثُھُمْ بِدَرَجَاتِھِمْ فِی الْجَنَّۃِ یعنی وہ امام مہدی اپنے ماننے والوں کو جنت میں اُن کے درجات بتائے گا۔

آج سے ۱۰۴ سال قبل حضرت مسیح موعودؑ نے جہاں ایک طرف اپنی وفات کی خبر احباب جماعت کو دی وہاں دوسری طرف قدرت ثانیہ کے ظہور کی بھی خوشخبری دی اور ساتھ ہی انذار وتبشیر کے ساتھ احباب جماعت کو نیکی اور تقویٰ اور انفاق فی سبیل اللہ کے اعلیٰ معیار پر قائم ہونے اور اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کیلئے جنت کی بشارت دی اور اُن کے مدفن کا نام اللہ تعالیٰ کے اذن سے بہشتی مقبرہ رکھا۔جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اُس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔نیز فرمایا کہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنزل فیھا کل رحمۃ یعنی اس میں ہر طرح کی رحمت نازل کی گئی ہے۔نیز فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ اُن کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا اُن کے کارنامے یعنی خدا کیلئے جو اُنہوں نے دینی کام کئے ،ہمیشہ کیلئے قوم پر ظاہر ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقبرہ میں تدفین کے لئے تین بنیادی شرائط مقرر فرمائیں۔(۱) شرط اوّل کے طور پر کچھ مالی ادائیگی جو گویا انفاق فی سبیل اللہ کا فوری اور پہلا زینہ ہے ادا کیا جائے۔(۲) شرط دوئم کے طور پر ترکہ کے دسویں حصہ کی ادائیگی کی وصیت جو انفاق فی سبیل اللہ کا ایک امتیازی زینہ ہے ادا کیا جائے۔(۳) شرط سوئم یہ کہ دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ان شرائط مذکورہ کو بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین وآسمان کا بادشاہ ہے۔

نظام وصیت کی اہمیت بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: اس وصیت کو لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا۔اُس کا دائمی ثواب ہوگا اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔یعنی تا قیامت اُسے ثواب ملتا رہے گا۔

اس الٰہی تحریک میں شامل ہونے والوں کیلئے حضرت مسیح موعودؑ نے دردِدل سے دُعائیں کی ہیں۔کون بد بخت ہوگا جو ان دُعاؤں کا وارث بننا نہیں چاہے گا۔حضرت مسیح موعودؑ نے موصیان کیلئے ان الفاظ میں دُعائیں کی ہیں۔

میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اُس کو بہشتی مقبرہ بنادے۔اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کیلئے ہوگئے۔اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی۔اور رسول اللہؐ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھایا۔آمین یارب العالمین۔

میں پھر دُعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہوچکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔آمین یاربّ العالمین۔

میں تیسری دفعہ دُعا کا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور ورحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق یا غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحیٔ ایمان کے ساتھ محبت اور جان فشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔آمین یاربّ العالمین۔

بالآخر دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش اُن میں پیدا کرے اور اُن کا خاتمہ بالخیر کرے۔آمین۔

یہ وہ دردمندانہ دُعائیں ہیں حضرت مسیح موعودؑ کے نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کیلئے بارگاہ ایزدی میں قبول ہوچکی ہیں۔پس آئیں اور نظام وصیت میں شامل ہوکر حضرت مسیح موعودؑ کی دُعاؤں کا وارث بنیں۔

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل وجاں اُس پہ قرباں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

کوئی نادان اس قبرستان اور اس کے نظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے۔اور انسان کا اس میں دخل نہیں نیز فرمایا کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکہ ہوسکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کردے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔

پیارے بھائیو! صرف مال و دولت کے بل بوتے پر کوئی بہشتی مقبرہ میں داخل نہیں ہوسکتا۔اس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی خاص وحی سے ردّ کیا جائے تو گو وہ وصیتی مال بھی پیش کرے تاہم اس قبرستان میں داخل نہیں ہوگا۔

پیارے بھائیو! دراصل اس الٰہی نظام میں دخول کی شرط صرف اور صرف تقویٰ کا اعلیٰ معیار حاصل کرنا ہے اور تقویٰ کا اعلیٰ معیار انفاق فی سبیل اللہ کا اعلیٰ معیار ہے۔جو لازم اور ملزوم ہے۔اگر کوئی کہے کہ چونکہ میں اس طرح کی شرائط کی پابندی نہیں کرسکتا جو میرے بس سے باہر ہیں لہٰذا میں وصیت کرنے کے قابل نہیں ہوں اُس کا جواب یہ ہے کہ اگر کوئی کہے کہ چونکہ میں ارکان اسلام کی پابندی نہیں کرسکتا اسلئے میں اسلام قبول نہیں کروں گا۔یا یہ کہے کہ چونکہ میں دس شرائط بیعت کی پابندی نہیں کرسکتا اس لئے میں بیعت نہیں کروں گا؟ نادان ہے وہ جو یہ کہتا ہے یا اگر کوئی یہ کہے کہ چونکہ میں اسقدر بیمار ہوں کہ چل کر طبیب کے پاس نہیں جاسکتا لہٰذا فی الحال علاج نہیں کراؤں گا۔جب چلنے کے قابل بنوں گا تب ڈاکٹر کے پاس جاؤں گا ایسے بے وقوف کی بیماری بڑھتی چلی جائے گی اور بالآخر اُس کی زندگی کا خاتمہ ہوجائے گا۔لہٰذا نظام وصیت وہ بابرکت نظام ہے جس میں شمولیت سے روحانی مرض کا علاج ہوتا ہے اور تقویٰ کا اعلیٰ معیار حاصل ہوتا ہے۔

نظام وصیت میں شامل ہونے والا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کی نصیحت پر عمل کرنے والا ہوگا۔اُس کا خاتمہ نیکی اور تقویٰ کی حالت میں ہوگا۔حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو جو وصیت کی تھی اس کا ذکر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے محفوظ کردیا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ووصّی بھا ابراھیم ببنیہ ویعقوب یابنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔(سورۃ البقرہ) یعنی اے میرے بیٹو یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین کو چن لیا ہے پس تمہاری موت ایسی حالت میں آئے کہ تم کامل اطاعت گزار اور فرمانبردار بندے بن چکے ہو۔پس نظام وصیت میں شمولیت اختیار کرنے والے کی وفات کامل اطاعت اور فرمانبرداری کی حالت میں ہوگی۔(انشاء اللہ)

پھر بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس مال و دولت اور جائیداد کچھ نہیں ہے لہٰذا نظام وصیت میں ہم شامل نہیں ہوسکتے۔جس کے پاس مال و دولت ہے وہی نظام وصیت میں شامل ہوجائے۔یہ اُن کی غلط فہمی ہے۔نظام وصیت میں شمولیت کا دارومدار نیکی ،تقویٰ اور طہارت پر ہے۔ جیب خرچ پر وظیفہ پر اور اخراجات خورونوش پر بھی 1/10 حصہ ادا کرکے نظام وصیت میں شمولیت کا شرف ہر کوئی حاصل کرسکتا ہے۔نظام وصیت کا دارومدار دراصل تقویٰ ہے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

عجیب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو ! ہے حاصل اسلام تقویٰ
خدا کا عشق مَے اور جام تقویٰ

اور پھر انفاق فی سبیل اللہ کا اعلیٰ معیار تقویٰ اور طہارت سے ہی نصیب ہوتا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں انسان دو چیزوں سے محبت نہیں کرسکتا۔مال و دولت سے محبت اور خدا سے محبت۔مال و دولت

سے محبت کرنے والا خدا سے محبت نہیں کرسکتا ہے۔

پھر نظام وصیت میں شامل ہونے والے حضرت مسیح موعودؑ کے احکام کی پابندی کرنے والے ہوں گے اور صحابہ کرامؓ کی جماعت میں شمار کئے جائیں گے جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدانے عید کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

قارئین کرام! حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں سارا مال و دولت وصیت میں دینے کا حکم نہیں دیا ہے۔ اور نہ ہی نصف مال ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور نہ ہی ہماری قربانی کا معیار حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی قربانی کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ جنہوں نے اپنا سارا مال اور جنہوں نے اپنا نصف مال لاکر آنحضرت ﷺ کے قدموں پر رکھ دیا تھا۔ حضورؐ کے پوچھنے پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جواب دیا تھا کہ یا رسول اللہ میں اپنے گھر میں خدا اور اُس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ یعنی خدا کا فضل اور اس کی رضاء میرے گھر کی دولت رہ گئی ہے اور آنحضرتؐ کی دعائیں میرے گھر کی دولت ہے۔ پیارے بھائیو! حضرت مسیح موعودؑ نے تو صرف جائیداد کا 1/10 حصہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ مال و دولت اپنی جگہ پڑی رہے گی اور ہم اس دنیا فانی سے کوچ کر جائیں گے۔ کیوں نہ یہ مال خدا کی رضا کے لئے نظام وصیت میں دے جائیں تا کہ وہ ہمارے سفر آخرت کیلئے زاد راہ بن جائے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

اے لوگو عیش دنیا کو ہرگز وفا نہیں
کیا تم کو خوف مرگ و خیال فنا نہیں
اے دوستو پیارو! عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زاد راہ لے لو کچھ کام میں گزارو

نظام وصیت میں شمولیت کی برکات خاکسار کے اپنے الفاظ میں اس طرح ہیں۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا تقویٰ اور پرہیزگاری میں اعلیٰ نمونہ ہوگا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا 1/10 حصہ انفاق فی سبیل للہ کر کے خیرات جاریہ کا حق دار ہوگا۔ کیونکہ اس میں جمع شدہ مال تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن پر خرچ ہوگا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا جنت کا حق دار ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمْوَالَھُمْ وَاَنْفُسَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃ یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے اموال و نفوس کا سودا کیا ہے اس شرط پر کہ وہ انہیں جنت عطا کرے گا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث بنے گا

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا قربانیوں کا اعلیٰ معیار حاصل کرے گا۔

☆...... نظام وصیت میں شامل ہونے والا ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہے گا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والا ہوگا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا حضرت مسیح موعودؑ اور صحابہ کرام کی معیت حاصل کرے گا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کا اعلیٰ نمونہ دکھانے والا ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ سے وفاداری کا اعلیٰ نمونہ دیکھانے والا ہوگا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا ہر طرح کی رحمتوں کا وارث ہوگا۔ کیونکہ خدا کا وعدہ ہے واُنزل فیھا کل رحمۃ۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والے کی آئندہ نسل اُس کی قبر کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کرے گی۔ اور قبر پر دُعا کرے گی۔

☆...... نظام وصیت میں شامل ہونے والا اپنی ایمانداری پر مہر لگانے والا ہوگا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا ایک سچے احمدی کے ایمان کے معیار پر قائم ہوگا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا نفاق کے زمرہ سے نکل کر ایمان کے زمرہ میں داخل ہوگا۔

☆...... نظام وصیت میں شامل ہونے والا خباثت سے نکل کر طیب کے زمرہ میں داخل ہوگا۔

☆...... نظام وصیت میں شامل ہونے والا خدائی امتحان میں کامیاب ہوگا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والے کی تدفین کے ذریعہ اُس کا وجود آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نیکی کی تحریک کا موجب بنے گا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والے کی نیکی اور تقویٰ کو دیکھ کر نیکی کی توفیق پانے والے اُس کیلئے دُعائیں کریں گے۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والے کا حضرت مسیح موعودؑ کی دُعاؤں کے طفیل خاتمہ بالخیر ہوگا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا شرک اور بدعات سے دور رہے گا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا دوسروں سے ممتاز ہوگا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا اقرار نامہ بیعت (شرائط) کو پورا کرنے والا ہوگا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا سابقین اولین میں لکھا جائے گا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والے احمدی کو دیکھ کر منافقوں پر بہت گراں گزرے گا وہ اعتراض کرے گا کہ یہ کیسا نظام ہے۔ اس کی منافقت کھل کر سامنے آجائے گی۔ ہر شخص اُس کو پہچان لے گا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والا نیکی میں سبقت لے جانے والا ہوگا اور راستبازوں میں شمار کیا جائے گا۔

☆......نظام وصیت میں شامل ہونے والے پر ابد تک رحمت خداوندی نازل ہوگی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ”اس نظام کا حصہ بنوگے تو بہشتی زندگی پاؤ گے“ تو گویا نظام وصیت میں شمولیت سے اس دنیاوی زندگی جنت نما ہوگی اور آخرت میں بھی جنت کا وارث بنے گا۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے واُتوابہٖ متشابھا میں کیا ہے۔ یعنی جنت کے مزے آرام و آسائش چین و سکون اور اطمینان قلب دونوں جہاں میں میسر ہوگا۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے کہ وازلفت الجنۃ للمتقین غیر بعید اور واذا الجنۃ ازلفت۔ یعنی متقیوں کے لئے جنت بالکل قریب کردی جائے گی۔ اور جب جنت کو قریب کردیا جائے گا۔ یہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کی نسبت قرآن کریم کی پیشگوئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں بہترے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے ھٰذَا مَاوَعَدَالرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔ یعنی یہ وہ سچ ہے جس کا رحمٰن خدا نے وعدہ کیا تھا اور واس کے رسولوں نے بھی سچ کہا تھا۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ ہو اُس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

قارئین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس نظام وصیت کی آخری تحریر جو اندازی پہلو رکھتی ہے کو پڑھ کر یا سن کر ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کس قدر غور طلب بات ہے۔ اس تحریر کو پڑھ کر یا سن کر تو سعید فطرت احمدی کا دل یہی کہے گا کہ

وقت ہے غنیمت کوئی کام کرلو
کہ اس زندگی کا بھروسہ ہی کیا ہے

جس دن حضرت مسیح موعودؑ نے رسالہ الوصیت لکھی اور مسودہ باہر بھیجا تو خواجہ کمال الدین صاحب اُس مسودہ کو پڑھتے جاتے تھے اور اپنی رانوں پر ہاتھ مار مار کر پنجابی زبان میں کہتے جاتے تھے کہ ”واہ اوئے مرزا احمدیت دیاں جڑاں لگادتیاں ہن“ یعنی مرزا صاحب آپ نے تو احمدیت کی جڑوں اس الہامی نظام کے ذریعہ تو عظیم الشان استحکام عطا کردیا ہے۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھ دی گئی ہے“ (نظام نو صفحہ ۱۳۱)

نیز آپؓ فرماتے ہیں کہ ”عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب دنیا چلا چلا کر کہے گی کہ ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے۔ تب چاروں طرف سے آوازیں اُٹھنی شروع ہو جائیں گی کہ آؤ ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش کرتے ہیں۔ روس کہے گا ......ہندوستان کہے گا...... جرمن اور اٹلی کہے گا ...... امریکہ کہے گا کہ آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ اُس وقت میرا قائم مقام قادیان سے کہے گا کہ نیا نظام الوصیت میں موجود ہے۔ اگر دنیا فلاح اور بہبود کے راستہ پر چلنا چاہتی ہے تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ الوصیت کے پیش کردہ نظام کو دنیا میں جاری کیا جائے“۔ (نظام نو صفحہ ۱۱۶ تا ۱۱۷)

نیز فرمایا: ”پس تم جلد سے جلد وصیتیں کروتا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو۔ اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے“۔ (نظام نو صفحہ ۱۲۹۔۱۳۲)

نظام وصیت کے ایک بنیادی حصہ اقوام متحدہ کے نئے قیام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”پس اگر حقیقت میں دنیا میں اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی جانی ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر آپ کو کہتا ہوں کہ یہ وہ سرزمین ہے (یعنی قادیان) جہاں آئندہ اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی جائے گی“۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان مورخہ ۲۸ردسمبر ۱۹۹۱ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ”یہ نظام خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں خدا تعالیٰ سے خاص انعام ملے تو اس نظام میں شامل ہو جاؤ اور اس دروازے میں داخل ہو جاؤ“

(الفضل ۲۹ جولائی تا ۱۱ اگست ۲۰۰۵)

نیز آپ فرماتے ہیں ”میری یہ خواہش ہے کہ ۲۰۰۸ء میں خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ ۱۰۰ سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہندہ ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں“۔

(جلسہ سالانہ یوکے یکم اگست ۲۰۰۴ء اختتامی خطاب)

نیز آپ فرماتے ہیں ”پس غور کریں، فکر کریں، جو سستیاں کوتاہیاں ہو چکی ہیں اُن پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس نظام وصیت میں شامل ہو جائیں۔ اور اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنی نسلوں کو بھی بچائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے“

(جلسہ سالانہ یوکے یکم اگست ۲۰۰۴ء افتتاحی خطاب)

پس یہ وہ بابرکت نظام ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کرام اور موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں بار بار بلا رہے ہیں۔ پس دیر کس بات کی ہے؟ اگر ہم اپنی دنیا اور آخرت کو سنوارنا چاہتے ہیں تو

اُٹھو کہ ساعت آئی اور وقت جارہا ہے
پر مسیح دیکھو کب سے جگا رہا ہے

●●●●●●●●●●

جڑ چرلہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۱۶ اگست ۲۰۰۹ء کوخاکسار کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد کیا گیا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم محمد ذاکر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت محسنِ انسانیت، مکرم منیر احمد صاحب باشفاق صاحب نے ''نماز وعبادت'' عزیزم میر احمد جیند نے نماز کی اہمیت۔ اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کے آئینہ میں تقریر کی دوران اجلاس نظمیں بھی پڑھی گئیں۔

(ایم مقبول احمد مبلغ سلسلہ جڑ چرلہ آندھرا)

سرکاری افسران سے تبلیغی ملاقات اور قرآن مجید و اسلامی لٹریچر کی پیشکش

☆......خاکسار نے مورخہ ۷/اگست ۲۰۰۹ء کو جموں کے درج ذیل آئی پی ایس افسران سے ملاقات کی۔ شری سردار منوہر سنگھ ایس ایس پی۔ سردار جے ایس جوہر صاحب۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (P.H.Q) سردار منموہن سنگھ پی کمانڈینٹ آرمڈ۔ شری موہن لال صاحب سپرنٹنڈنٹ آف پولیس مضافات۔ مکرم گلزار احمد صاحب۔ ان کی خدمت میں قرآن مجید۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ Murder in the name of Allah۔ احمدیت کا پیغام۔ A Man of God وامن کا پیغام نامی کتب پیش کی گئیں۔

اسی طرح ۱۱/جولائی ۲۰۰۹ء کوصوبہ یوپی کے سینئر IPS شہری اشوک کمار صاحب کمانڈنٹ PAC غازی آباد اپنے دو بیٹوں کے ساتھ بغرض زیارت دارالامان قادیان تشریف لائے۔ اور لنگر خانہ میں قیام فرمایا۔ مورخہ ۱۳/جولائی ۲۰۰۹ء کوموصوف نے محترم محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور دیگر افراد سے ملاقات کی اور مقدس مقامات کی زیارت کی۔

مورخہ ۱۳/جولائی ۲۰۰۹ء کورات میں موصوف کی اہلیہ سینئر آئی پی ایس شریمتی بینا بھوکیش ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس PAC غازی آباد بھی قادیان تشریف لائیں اور اگلے روز دونوں میاں بیوی نے مکرم ناظر صاحب دعوۃ الی اللہ بھارت سے ان کے دفتر میں جاکر موصوف سے ملاقات کی۔ تین دن قیام کے بعد موصوف واپس روانہ ہوئے۔ خاکسار کے موصوف کے ساتھ ۱۹۹۹ء سے تبلیغی تعلقات قائم ہیں۔ جب وہ آگرہ میں ایس پی انٹیلیجنس کے عہدے پر فائز تھے۔ موصوف جماعتی تعلیم سے بخوبی واقف ہیں اور جماعت کو بہت ہی تعاون دیتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا عطا فرمائے۔ (عقیل احمد سہارنپوری، سرکل انچارج شولاپور)

حیدرآباد میں خدام الاحمدیہ کے تحت سوائن فلو کی ادویات کی تقسیم

گزشتہ ماہ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام بلالحاظ مذہب وملت صوبہ آندھرا کی جماعتوں میں غرباء و مساکین و بیوگان میں ۳۴۹ ساڑیاں اور سوائن فلو کی گیارہ ہزار شیشیاں تقسیم کی گئیں۔ زونل قائدین نے اپنے اپنے سرکل میں اس خدمت کے کام کو بہت ہی ذمہ داری کے ساتھ انجام دیا۔ حیدرآباد میں احمدیہ مسجد میں اور افضل گنج میں احمدیہ بک اسٹال پر سوائین فلو کی دوا فری تقسیم کی جارہی ہے۔

(تنویر احمد صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش)

کلکتہ میں مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کلکتہ کا سالانہ اجتماع ۲۱ جولائی ۲۰۰۹ء کومنعقد کیا گیا نماز تہجد سے اجتماع کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ محترم مولانا مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج کلکتہ نے نماز فجر کے بعد درس القرآن دیا اور اجتماع کے مقاصد کو بیان فرمایا۔ پروگرام کے مطابق ساڑھے آٹھ بجے تمام خدام واطفال مسجد احمدیہ کلکتہ میں جمع ہوئے جہاں پر تلاوت قرآن مجید اور عہد دہرانے کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات خدام واطفال پارک سرکس گراؤنڈ میں ہوئے جو دوپہر بارہ بجے تک جاری رہے۔

افتتاحی پروگرام: محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ کی زیر صدارت افتتاحی پروگرام کا آغاز ساڑھے بارہ بجے ہوا۔ مبشر احمد خان کی تلاوت کے بعد عہد خدام واطفال دہرایا گیا۔ خاکسار نے اجتماع کے اغراض ومقاصد بیان فرمائے اور محترم صدر اجلاس نے خدام اور اطفال کو نصائح کرنے کے بعد اجتماعی دُعا کروائی۔ اس کے بعد خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ جو نماز ظہر وعصر اور دوپہر کے اجتماعی کھانے کے بعد رات ۸ بجے تک جاری رہے۔

تقریب تقسیم انعامات: مورخہ ۲۴ جولائی کو بعد نماز مغرب وعشاء محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں محترم تنویر احمد صاحب بانی نے تلاوت قرآن مجید کی اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام اور اطفال کا عہد دہرایا۔ نظم خوانی کے بعد رفیق احمد صاحب بیگ ایڈیشنل معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے تربیتی پر خاکسار نے استقبالیہ تقریر کی اور اجتماع کے انعقاد کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔

اس کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم صدر صاحب نے خدام کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور سالانہ اجتماع کے انعقاد پر مبارک باد دی۔ آخر میں محترم صدر اجلاس نے اجتماعی دُعا کروائی۔ بعدہ تمام حاضرین کی چائے اور سنیکس کے ذریعہ تواضع کی گئی۔ رات نو بجے اجتماع کی آخری تقریب کی کاروائی اختتام کو پہنچی۔

سندربن کے طوفان زدگان کی امداد:۔ مورخہ ۲۵ جولائی کو بنگال کے علاقہ سندربن کے آئیلا طوفان زدہ افراد کی امداد کیلئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی نگرانی میں ایک وفد سندربن گیا اس وفد میں محترم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ کلکتہ، محترم عبدالرزاق صاحب صوبائی قائد، محترم رفیق احمد صاحب بیگ، محترم مولوی مفیض الرحمٰن صاحب سرکل انچارج ڈائمنڈ ہاربر شامل تھے۔ آئیلا متاثرین میں خدام الاحمدیہ بھارت اور لجنہ اماء اللہ کلکتہ کی طرف سے کپڑے اور نقدی تقسیم کی گئی۔

(تنویر احمد بانی قائد مجلس کلکتہ)

چھتیس گڑھ میں تربیتی کیمپ کا انعقاد

صوبہ چھتیس گڑھ کا صوبائی تربیتی کیمپ مورخہ ۲۴ جولائی ۲۰۰۹ء کونماز تہجد سے شروع ہوکر مورخہ ۲۴ جولائی ۲۰۰۹ء رات ۱۱ بجے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اختتامی دُعا بر موقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۹ء کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ مورخہ ۲۳ جولائی تک صوبہ چھتیس گڑھ میں شدید بارش ہوتی رہی لیکن اللہ کا بیحد فضل واحسان ہے کہ ۲۱ تاریخ سے لیکر جلسہ کے اختتام تک موسم بالکل صاف ہوگیا۔ چاروں طرف دھوپ نکلی ہوئی تھی لیکن مورخہ ۲۷ تاریخ کو پھر بارش شروع ہوگئی۔ اللہ کے فضل سے ان بابرکت مخصوص دنوں میں موسم کا صاف رہنا کسی معجزہ سے کم نہیں تھا۔ نمازوں کے علاوہ باقی اوقات میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے live پروگرام کے وقت ایم ٹی اے کی نشریات سے ہم سب مردوزن احباب، مستورات مستفید ہوئے۔ جماعت احمدیہ پردا، بسنہ۔ بھوکیل، برپلاڈیہ، مانڈھر۔ پنڈری پانی۔ لمڈھرا، پٹھیاپلی۔ چھپورا۔ بلاسپور، سورو جماعت کے بچے بڑے مردوعورت نے کافی تعداد میں اس کیمپ میں شرکت کی۔

۲۴ تاریخ دوپہر ۲ بج کر ۱۵ منٹ پر خاکسار نے لوائے احمدیت کی پرچم کشائی کی۔ اس موقعہ پر مبلغین، معلمین۔ خدام، اطفال، لجنہ، ناصرات کافی تعداد میں حاضر ہوئے تھے۔ ورزشی وعلمی مقابلہ جات کرائے گئے۔ بچوں کو تاریخ اسلام واحمدیت کے علاوہ دینی باتیں بتائی گئیں بعد نماز فجر درس حدیث کا اہتمام کیا گیا۔ پوزیشن لینے والے بچوں اور بڑوں میں انعامات تقسیم کئے گئے پردہ کی رعایت سے مستورات نے بھرپور فائدہ اُٹھایا۔ تینوں دن مہمانانِ کرام کیلئے کھانے اور رہنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مکرم اسرافیل صاحب معلم۔ فیروز احمد رفیق، لقمان احمد شاہ، شیخ ناصر احمد معلم۔ افتخار الرحمٰن۔ ڈاکٹر افضل خان معلم، وسیم احمد صابر مبلغ سلسلہ، منور احمد دانی معلم، محمد عزیز صاحب اسی طرح مکرم انیس احمد صاحب دانی صدر جماعت بسنہ پردا سید کمال الدین شاہ صاحب صدر رائے پور مانڈھر۔ سید قمر الدین شاہ صاحب سیکرٹری مال نے خصوصی تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ کیمپ کو ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا ذریعہ بنائے۔ مختلف اخبارات میں اس پروگرام کی کافی تشہیر ہوئی۔

(حلیم احمد خان سرکل انچارج چھتیس گڑھ)

مجلس انصار اللہ سرکل موگا وامرتسر کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۶ اگست ۲۰۰۹ء کوسرکل امرتسر وسرکل موگا کا مشترکہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ، مجلس انصار بھارت کے خصوصی تعاون سے بمقام چڑک سرکل موگا میں منعقد ہوا۔ جس میں ہر دو سرکل سے انصار بزرگوں نے بکثرت شرکت کی۔ علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قادیان دارالامان سے مرکزی نمائندگان

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

مضامین، رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں

badrqadian@rediffmail.com

کی حیثیت سے محترم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد ونگران برائے تربیت نومبائعین ،محترم مولانا صغیر احمد صاحب طاہر نائب ناظر دعوت الی اللہ بھارت ۔محترم دلاور احمد خان صاحب شامل ہوئے ۔اجتماع میں مقامی سرکردہ افراد شامل ہوئے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے خصوصاً مسلمانوں اور عموماً بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے تعلق سے کی جانے والی مساعی کی تعریف کی۔ اجتماع کی خبریں دو اخبارات میں فوٹوز کے ساتھ شائع ہوئیں۔جس سے ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت ونظم کے ساتھ ہوا اس کے بعد علمی وورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ ہردو پروگرام میں اوّل ودوئم اور سوئم آنے والوں کوانعام دیئے گئے۔اختتامی پروگرام کا انعقاد محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نگران صاحب برائے تربیت نومبائعین کی زیر صدارت ہوا۔تلاوت کے بعد خاکسار نے عہد مجلس انصاراللہ دہرایا نظم کے بعد محترم صدر اجلاس نے افراد جماعت کوتربیت کے تعلق سے آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں قیمتی نصائح کیں۔دُعا کے ساتھ پروگرام ختم ہوا۔ (نذیر احمد مشتاق انچارج مبلغ پنجاب)

لجنہ وناصرات الاحمدیہ محبوب نگر کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۲ اگست ۲۰۰۹ء کولجنہ اماءاللہ وناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مکرم قاسم شریف صاحب صدر جماعت محبوب نگر کے مکان پرمنعقد کیا گیا صبح ساڑھے دس بجے تا شام پانچ بجے تک اجتماع کی کاروائی چلتی رہی۔ اس اجتماع کے تمام مقابلہ جات میں لجنہ وناصرات نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ وناصرات کوانعامات دیئے گئے۔تمام حاضرین اجتماع کیلئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔

(صابرہ بیگم صدر لجنہ محبوب نگر۔آندھرا)

صوبہ ہریانہ کی ۵۴ جماعتوں میں تقریب عیدالفطر

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صوبہ ہریانہ کے ۵۴ جماعتوں پرعید کی نماز ادا کی گئی۔نماز عید کے بعد متعین معلمین ومبلغین نے صوبہ ہریانہ کی جماعتوں میں تقریب عیدالفطر خطبہ میں عید کی اہمیت اور حقیقت پر روشنی ڈالی گئی اور احباب جماعت کونظام جماعت کے بارہ توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ اس عید کو ہرلحاظ طے مبارک کرے۔اورسعید فطرت روحوں کواحمدیت کی آغوش میں لائے۔آمین۔

(طاہراحمد طارق مبلغ انچارج ہریانہ)

خانپور پنجاب میں رمضان المبارک کے لیل ونہار اور عیدالفطر

رمضان شریف کے بابرکت پورے مہینہ میں مکرم محمد سلیم صاحب خانپوری نے احمدیہ مسجد خانپور امرتسر میں نماز عشاء کے بعد نماز تراویح پڑھائی۔جس میں بکثرت احباب وخواتین نے شرکت کی۔مورخہ ۲۳۔۸۔۲۰۰۹ء سے نماز تہجد پورا ماہ خاکسار نے احمدیہ مسجد خانپور میں پڑھائی۔ بعد نماز فجر قرآن شریف کا درس ہوا۔مورخہ ۲۱۔۹۔۲۰۰۹ء کوعیدالفطر کی نماز خاکسار نے احمدیہ مسجد خانپور امرتسر میں پڑھائی۔عید کی نماز میں تقریباً پچاس افراد مرد وزون وبچگان شامل ہوئے۔خاکسار نے خطبہ عید دیا۔جس میں محبت پیار بھائی چارہ ہمدردی غریبوں مسکینوں محتاجوں نے اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔اس خوشی کے موقعہ پرلوکل جماعت کی طرف سے تواضع کا انتظام تھا۔بہت سے غیر مسلم بھائیوں نے مسجد احمدیہ خانپور میں آکر عید کی مبارک باد دی۔

(عزیز احمد اسلم مبلغ سلسلہ خانپور امرتسر)

دُعائے مغفرت

☆......افسوس! محترمہ نسرین نکہت صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ظفر اللہ صاحب آف بنگلور مورخہ ۲۰۔۴۔۲۰۰۹ کوبعمر ۵۹ سال وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ مکرم پروفیسر عزیز احمد صاحب آف پٹنہ بہار کی صاحبزادی تھیں۔صوم وصلوۃ کی پابند مہمان نواز اورخوش اخلاق تھیں غرباء کا بہت خیال رکھتیں تھیں۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت کے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین۔مرحومہ کے شوہر اور تین بیٹے مکرم محمد عارف اللہ صاحب،عاصف اللہ صاحب۔عاطف اللہ صاحب اورایک بیٹی ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کوصبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اورمرحومہ کی خوبیوں کوزندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......افسوس! مکرم الیاس احمد رشید صاحب بنگلور مورخہ ۶ اگست ۲۰۰۹ء بروز جمعرات وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔اُسی دن احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔مرحوم تین ماہ کے عرصہ سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے ہرممکن علاج کی کوشش کی گئی بالآخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی۔مرحوم دینی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور جماعتی پروگرام میں جوش وخروش کے ساتھ خود بھی حصہ لیتے اوراپنے بچوں کوبھی تاکید کرتے۔تبلیغ کا بہت جزبہ تھا۔عبادت گزار اورمہمان نواز تھے۔مرحوم کی بیوہ کے علاوہ دو بیٹے عزیز طاہر احمد اورعزیز فاروق احمد ہیں اور چار بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔پسماندگان کوصبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور،کرناٹک)

☆......خاکسار کے والد محترم ماسٹر سید عبدالمجید صاحب ابن مکرم سید عبدالمنان صاحب مورخہ ۷ ستمبر ۲۰۰۹ء بروز سوموار بمطابق ۱۶ رمضان المبارک صبح ساڑھے چھ پراپنے آبائی گھر کوریل کشمیر میں اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔والد صاحب نہایت ہی نیک فطرت۔صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔مخلوق خدا کی ہمدردی کا جزبہ نمایاں تھا۔کافی عرصہ جماعت احمدیہ کوریل میں بطور سیکرٹری مال اور امام الصلوٰۃ نیز دوسرے مختلف جماعتی عہدوں پرخدمت کی توفیق پائی۔مرحوم نے کئی احمدی وغیراز جماعت بچے بچیوں کوکلام پاک پڑھنا سکھایا۔آپ مکرم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے چھوٹے بھائی تھے۔آپ نے خاکسار سمیت پانچ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ بوقت وفات آپ کی عمر ۶۵ سال تھی۔ والد صاحب کی مغفرت، درجات کی بلندی اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا ہونے اور پسماندگان کوصبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید عبدالھادی مبلغ سلسلہ یمنا نگر ہریانہ)

حاصل مطالعہ :........................

منافقوں کی علامات وخصائل

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک استفسار کے جواب میں فرمایا

”منافق وہ ہوتا ہے جو جماعت میں فتنہ ڈالتا ہے۔ جماعت کے کام سے اُسے ہمدردی نہیں ہوتی اگر جماعت کا اتفاق اس کی رائے کے خلاف کسی بات پرہوجائے اوراُس پرعمل کرنے میں نقصان ہوتو وہ اس پرخوشی کا اظہار کرے اور کہے کہ دیکھا ہماری رائے کے نہ ماننے سے یہ برا نتیجہ نکلا۔جو دشمن کے عیوب کو چھپائے اوراپنے لوگوں کے عیوب کوشائع کرنے کی کوشش کرے“۔

یہ تفصیلی طور پرکچھ باتیں ہیں جس سے منافق کا پتہ لگ سکتا ہے۔لفظی تعریف یہ ہے کہ جو باطن میں کچھ ہو اور ظاہر میں کچھ۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند باتیں بیان فرمائی ہیں کہ وہ لڑے تو گالیاں دے۔ بات کرے تو جھوٹ بولے۔ وعدہ کرے تو خلاف کرے اورامانت میں خیانت کرے۔

(الفضل ۷ دسمبر ۱۹۲۲ء صفحہ ۸ کالم نمبر ۲)

حضرت مصلح موعودؓ نے اسی ضمن میں ایک اور موقع پریوں فرمایا:

”جس وقت کوئی شخص نظام سلسلہ کی تحقیر کرے اورا علانیہ اعتراض کرے جب کہا جائے کہ ذمہ دار افسروں تک یہ بات پہنچاؤ تو وہ کہے کہ مجھے ڈر آتا ہے تو فوراً سمجھ جاؤ کہ وہ منافق ہے۔

(الفضل جون ۱۹۳۱ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد پنجم جدید صفحہ ۲۷۶ مطبوعہ قادیان)

منافقوں کو پہچاننا مشکل بات نہیں:

حضرت مصلح موعودؓ نے ہی فرمایا: اگر ذرہ بھی عقل وفکر سے کام لیا جائے تو میرے نزدیک منافقوں کا پہچاننا مشکل بات نہیں ان کے متعلق یہ بات یادرکھنی چاہئے۔

(اوّل) وہ دین میں عملی لحاظ سے کمزور ہوں گے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اورقرآن کریم میں بھی آیا ہے کہ وہ نمازوں میں سست ہوتے ہیں۔

(دوئم) دوسری علامت جوقرآن کریم سے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے یہ ہے کہ جھوٹ بولتے ہیں۔

(سوئم) تیسری علامت جوقرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے وہ یہ ہے کہ ان میں عیب جوئی کی عادت ہوتی ہے۔مومن کی نظر تو اپنے دل پر ہوتی ہے کہ مجھ میں کتنے عیب ہیں۔مگر منافق دوسروں کے عیب تلاش کرتا رہتا ہے۔ دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جس قدر قربانیاں کیں وہ ظاہر ہیں۔مگر مرتے وقت وہ کہتے تھے یا الٰہی میں آپ سے کچھ نہیں مانگتا میری صرف یہی خواہش ہے کہ میری کمزوریاں معاف کر دیجیو۔ مگر منافق دوسروں کی برائیاں بیان کرتے ہیں۔ یا یوں کہتے ہیں کہ ہم تو گندے سہی۔مگر ہمارا کیا ہے۔فلاں فلاں آدمی میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ مگر یہ بھی اپنی بریت کا ایک طریق ہوتا ہے۔

(چہارم) چوتھی علامت یہ ہے کہ اور وہ بھی قرآن کریم سے معلوم ہوتی ہے کہ منافق کے معاملات خراب ہوتے ہیں۔ اس کے ذہن میں ایک ہی بات ہوتی ہے۔اور وہ یہ کہ لینا ہے دینا کسی کونہیں۔

(پنجم) پانچویں علامت یہ ہے کہ منافق کوگالیوں کی عادت ہوتی ہے۔فحش کلامی کرتے رہتے ہیں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵۔صفحہ ۲۸۔۲۹)

(مرسلہ: امۃ السلام طاہرہ، نائب صدر لجنہ اماءاللہ، بنگلور، کرناٹک)

☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

ہر طرف عذاب ہی عذاب

صوبہ آندھرا پردیش، کرناٹک مہاراشٹرا، میں تباہ کن سیلاب
پندرہ لاکھ سے زائد افراد بے گھر

گزشتہ ہفتہ کے دوران مسلسل بارشوں اور سیلاب سے صوبہ کرناٹک، آندھرا پردیش اور مہاراشٹر کے ضلع شولا پور میں بھاری تباہی ہوئی ہے اب تک کے اطلاعات کے مطابق تین صد سے زائد افراد ہلاک جبکہ پندرہ لاکھ سے زائد لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔ صدر کانگریس محترمہ سونیا گاندھی اور مرکزی وزیر داخلہ پی چدمبرم نے نقصان کا جائزہ لینے کیلئے سیلاب زدہ علاقوں کا ہوائی دورہ کیا۔ صورت حال ابھی بھی سنگین بنی ہوئی ہے۔ آندھرا کے پانچ اضلاع نلگنڈا، گنٹور، کرشنا، کرنول اور محبوب نگر بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ یہاں کے تقریباً ۲۷۷ راحت کیمپوں میں ۳ لاکھ متاثرین پناہ گزین ہیں۔ صوبہ کرناٹک میں مرنے والوں کی تعداد دو صد سے زائد بتائی جارہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس سیلاب کو قومی آفت قرار دیکر امداد مہیا کرنے کی مانگ کی ہے۔ بچاؤ کاروائی کیلئے فوج کے علاوہ غوطہ خوروں اور کشتیوں اور متعدد ہیلی کاپٹروں کو تعینات کیا گیا ہے۔ مرکز نے سلاب متاثرین کی امداد کیلئے پانچ صد کروڑ سے زائد کی رقم مہیا کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ گجرات، گوا اور کیرلہ کے بعض مقامات میں تقریباً ڈھائی لاکھ عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے۔ متاثرین کیلئے ۱۲۰۰ آبادکاری مراکز قائم کئے گئے ہیں۔ تیز ہواؤں اور بارش کے چلتے اب تک سینکڑوں افراد کے مارے جانے کی خبر ملی ہے۔

امریکی جزائر میں سونامی سے ۴۵۰ افراد ہلاک سینکڑوں لاپتہ

بحرالکاہل کے جنوبی جزائر میں زلزلے کے شدید جھٹکوں کے بعد آنے والے سونامی سے چار صد پچاس افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے جبکہ ہلاکتوں میں مزید اضافے کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ جنوبی بحرالکاہل میں امریکی سرحد کے قریب سموا جزائر میں آنے والے زلزلے کی شدت ۸ء۳ ریکارڈ کی گئی۔ جس کی وجہ سے کئی دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے اور متعدد عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ امریکی سموا میں قریب ۶۵ ہزار لوگ رہتے ہیں۔ سونامی کی لہریں ساڑھے چار میٹر سے چھ میٹر تک اُونچی تھیں۔

ویتنام میں طوفان سے ۱۶۳ اموات

ویتنام میں کیتسانہ طوفان سے کم از کم ۱۶۳ لوگ مارے گئے جبکہ ۶۱۶ لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ یکم اکتوبر کو ویتنام کے وسطی صوبوں میں آئے طوفان کے باعث ابھی درجنوں افراد لاپتہ ہیں۔ طوفان کی وجہ سے موسلادھار بارش بھی ہوئی ہے۔ جس کے بعد مہلک سیلاب کی حالت پیدا ہو گئی۔ ویتنام کی حکومت نے طوفان سے متاثرین افراد کو ۸ء۲ کروڑ ڈالر کی امدادی رقم اور دس ہزار ٹن چاول فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

فلپائن میں سیلاب سے مرنے والوں کی تعداد ۳۰۰ سے زائد

فلپائن میں آئے مہلک سیلاب سے اب تک تقریباً تین صد جانیں تلف ہو چکی ہیں۔ سرکاری ذرائع ابلاغ کے مطابق کیتسانہ طوفان کے نتیجہ میں سیلاب نے بدترین تباہی مچائی ہے۔ اس تباہی سے نپٹنے کیلئے فلپائن نے غیر ملکی امداد کی فریاد کی ہے۔ طوفان اور سیلاب کے نتیجہ میں ساڑھے چار لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو چکے ہیں جبکہ تقریباً چار لاکھ افراد عارضی پناہ گاہوں میں پناہ گزین ہیں۔ یہ تعداد سابقہ اندازے سے تین گنا زیادہ ہے۔

انڈونیشیا میں تباہ کن زلزلہ پانچ صد سے زائد افراد ہلاک

انڈونیشیا کی حکومت کے مطابق سماترہ جزیرے میں دو دن آنے والے تباہ کن زلزلوں میں پانچ صد سے زائد افراد کی ہلاکتوں کی تصدیق ہو چکی ہے۔ جبکہ مزید ہلاکتوں کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ادھر خراب موسم کی وجہ سے متاثرہ علاقوں میں امدادی کاروائیوں میں شدید مشکلات پیش آگئی ہیں۔ سماترہ کے مغربی صوبے کی دارالحکومت پڈانگ کے قریبی علاقے میں ۳۰/ اکتوبر کی شام ۶ء۷ ریکٹر پیمانے کا زلزلہ آیا تھا جبکہ ۱۲ اکتوبر اسی علاقہ میں آنے والے زلزلہ کی شدت ۸ء۶ تھی۔ انڈونیشیائی حکام کے مطابق پانچ صد سے زائد افراد کی نعشیں برآمد کی جاچکی ہیں۔ جبکہ چار صد سے زائد افراد شدید زخمی ہیں۔ حکام کے مطابق اموات میں مزید اضافے کا خدشہ برقرار ہے۔

یونان کے بعد اب کیلیفورنیہ کے جنگلوں میں آگ

امریکی ریاست کیلیفورنیا میں گزشتہ دنوں لگنے والی آگ بے قابو ہو چکی ہے جس کی وجہ سے آٹھ ہزار سے زائد افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جارہا ہے۔ عالمی درجہ حرارت میں اضافہ سے کیلیفورنیا کے جنگلات میں آگ کے واقعات روزمرہ کے معمول بن گئے ہیں۔ آج کل بھی کیلیفورنیا کے حکام اور شہری بھی ایسی ہی حالت سے دوچار ہیں۔ آگ سے اب تک تقریباً چار ہزار ۱۱ ایکڑ رقبہ متاثر ہوا ہے۔ اور متعدد مکان جل گئے ہیں۔ جبکہ اس سے قبل یونان کے جنگلوں میں لگی آگ سے ہزاروں مکانات تباہ ہو گئے تھے۔

ہر سال پیدائش کے پہلے دن ہی ہو جاتی ہے چار لاکھ بچوں کی موت

بھارت میں ہر سال پیدا ہونے کے چوبیس گھنٹے کے اندر ہی چار لاکھ بچوں کی موت ہو جاتی ہے۔ ایک عالمی ادارہ کے سروے کی رپورٹ کے مطابق بھارت میں بچوں کی اس نوئیت کی شرح اموات پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ پوری دنیا میں ہر سال تقریباً بیس لاکھ بچوں کی موت پیدا ہونے کے پہلے روز ہی ہو جاتی ہے۔ اس کا سب سے دردناک پہلے یہ ہے کہ جن بیماریوں کی وجہ سے بچوں کی موت ہوتی ہے ان کا آسانی سے علاج کیا جاسکتا ہے اور ان کی موت کو روکا بھی جاسکتا ہے۔ Save the children نامی تنظیم کے چیف ایگزیکیوٹر افسر کیڈی نے لاکھوں بچوں کی زندگی بچانے کیلئے ۵ ستمبر کو ایک مہم کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ ہر بچہ زندہ رہنے کا حقدار ہے اور اُسے یقینی بنانا ہر شخص کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ یہ مہم بھارت کے علاوہ مزید چالیس ملکوں میں بھی شروع کی گئی ہے۔

(ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

نومبائعین اور لازمی چندہ جات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نومبائعین کو فوری طور پر چندوں کے نظام میں شامل کرنے کے متعلق فرماتے ہیں کہ:۔

’’جو نومبائعین ہیں مجھے اِس وقت اُن کی فکر ہے۔ میرے نزدیک نومبائعین کو فوری طور پر چندوں میں داخل کرنا نہایت ضروری ہے...... اللہ نے زیادہ دیا ہے تو زیادہ میں سے دو کم دیا ہے تو کم میں سے دو۔ مگر خدا کی راہ میں دینا تو بہر حال ہے اور اس کا چسکا ڈالنا آغاز ہی میں ضروری ہے۔ اس وقت باقی چندوں پر بھی جو لازمی چندے (حصہ آمد۔ چندہ عام۔ جلسہ سالانہ) ہیں زور دینا چاہئے‘‘۔

نیز فرمایا کہ:۔

’’ساری زندگی جس جس کام کا مجھے موقعہ ملا ہے (دعوت الی اللہ) کے تعلق میں میں نے بڑے غور سے مطالعہ کر کے دیکھا ہے کہ جو بیعت کرنے والے شروع میں ایک دو سال بغیر قربانی کے رہ جائیں، ساری عمر وہ درخت سوکھا ہی رہتا ہے۔ پھر اور جو شروع میں شروع کر دیں وہ بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔

اُن کی نگرانی کرنے والوں میں سے ہر ایک کو میں تاکید کرتا ہوں کہ ان آنے والوں کو روزمرّہ کچھ قربانی کی عادت ڈالیں۔ جن کو عادت پڑ جائے گی اُن کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں تھمایا جائے گا۔ خدا ایسے ہاتھ سے اُنہیں رزق دے گا جس میں آپ کے ہاتھ کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ ان کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہو جاتا ہے۔‘‘

حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشاد مبارک کے مطابق عہدیداران جماعت و سرکل انچارج صاحبان اپنے اپنے حلقہ کے نومبائعین کو باقاعدگی کے ساتھ لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام چندہ دہندگان کے اموال و کاروبار میں غیر معمولی برکات عطا کرے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ریلوے ریزرویشن برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر ۲۰۰۹ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب اس بابرکت جلسہ سالانہ میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کی طرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں ۳۰ نومبر ۲۰۰۹ء تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل ذیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن ۶۰ دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station.........to ....Dated...........Class........Seat/Berth.......

Train No..........Train Name.............Male/Female....... Age............

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے آپ کیلئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

ضروری نوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹرائز ریزرویشن سسٹم کے تحت واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے اس سے ضرور استفادہ کریں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء)

ہفت روزہ بدر

اب جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org/badr پر بھی دستیاب ہے۔ قارئین استفادہ کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

بلجیئم سے جرمنی کے لئے روانگی۔ بیت السبوح فرینکفورٹ میں ورودِ مسعود اور شاندار استقبال۔ انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں۔ مئی مارکیٹ منہائیم میں جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ اور کارکنان سے خطاب میں اہم ہدایات۔ کارکنان کے ساتھ ڈنر

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دورۂ یورپ میں مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

11/اگست 2009ء بروز منگل:

آج حضور انور کے سفر کا دوسرا دن تھا۔ موسم ابر آلود ہونے کے باوجود گرم تھا۔ حضور انور صبح 5 بجے بیت السلام مشن ہاؤس کے احاطہ میں نصب مارکی میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ پہلی رکعت میں آپ نے سورۃ البقرۃ کی آیت 253 تا 258 اور دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران کی آیت 26 تا 30 کی تلاوت فرمائی۔

چونکہ آج چند گھنٹوں کے بعد حضور انور نے جرمنی کے لئے روانہ ہونا تھا اسی لئے احباب جماعت کے چہروں پر اداسی کے آثار نمایاں نظر آ رہے تھے۔ حضور انور کو ریسیو کرنے کے لئے مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم یحییٰ زاہد صاحب (اسٹنٹ جنرل سیکرٹری)، مکرم حافظ مظفر عمران صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)، مکرم فیضان اعجاز صاحب (مہتمم عمومی)، مکرم عطاالغفور صاحب (ناظم حفاظتِ خاص)، مکرم ملک ابرار الحق صاحب (معتمد)، مکرم محمد طلحہ صاحب (MTA) اور مکرم محمد عبداللہ سپرا صاحب پر مشتمل قافلہ صبح 9:55 پر بیلجیئم پہنچ گیا تھا۔

10 بج کر 20 پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور جامعہ احمدیہ UK کے بیلجیئم سے تعلق رکھنے والے ایک طالب علم عزیزم مظہر احمد صاحب کو بلا کر شرفِ مصافحہ بخشا اور دریافت فرمایا کہ فلیمش زبان کتنی آتی ہے؟ اس کی بہت کمی ہے۔ زبان سیکھنے کے جو short کورس ہوتے ہیں وہ چھٹیوں میں یہاں آکر خود بھی کریں اور باقی ساتھیوں کو بھی کہیں کہ وہ بھی فلیمش زبان سیکھیں اور اس پر عبور حاصل کریں۔ اس کے بعد حضور انور نے جرمنی سے آنے والے افرادِ قافلہ کو شرفِ مصافحہ بخشا اور دریافت فرمایا کہ کیا آپ لوگوں نے ناشتہ کر لیا ہے؟ جس کا جواب اثبات میں دیا گیا۔ حضور انور قریباً 20 منٹ تک مشن ہاؤس کے صحن میں احباب جماعت کے درمیان رونق افروز ہو کر مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ قافلے کی گاڑیاں سفر کے لئے تیار ہو جانے پر حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ جرمنی کے لیے روانہ ہوا حضور کے قافلے کی 5 گاڑیوں کے علاوہ ایک گاڑی جماعت بیلجیئم کی تھی جو بطور گائیڈ کے جرمنی کے بارڈر تک ساتھ جا رہی تھی جبکہ دو گاڑیاں جماعت جرمنی سے آنے والے وفد کی تھیں۔ اس طرح کل آٹھ گاڑیوں پر مشتمل قافلہ بیت السلام سے روانہ ہوا۔ احباب جماعت بیلجیئم نے نعروں، دعاؤں اور ہاتھ ہلا کر اپنے پیارے امام کو الوداع کیا۔

مشن ہاؤس کے گیٹ سے نکلنے کے تھوڑی ہی دیر بعد حضور انور نے مکرم محمد احمد صاحب کے ذریعہ مکرم منیر احمد جاوید صاحب کو پیغام دلوایا کہ اگر ڈاک ملاحظہ کے لئے تیار ہے تو لے کر آ جائیں۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے لیے قافلے کی گاڑیاں رکیں اور مکرم پرائیوٹ سیکرٹری صاحب ڈاک لے کر حضور انور کی گاڑی میں حاضر ہو گئے تو قافلہ پھر اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو گیا۔ حضور انور دورانِ سفر ڈاک ملاحظہ فرماتے رہے۔ راستے میں بارش شروع ہو گئی اور موسم خوشگوار ہو گیا۔

بیت السلام برسلز مشن ہاؤس سے جرمنی بارڈر کا فاصلہ تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر ہے۔ جرمنی کی حد شروع ہونے سے ذرا پہلے بیلجیئم کی گائیڈ کار پیچھے چلی گئی اور جماعت جرمنی کی کار لیڈنگ کے لئے آگے آ گئی اور قریباً 250 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد SHELL کی سروسز پر قافلہ تھوڑی دیر کے لیے رکا۔ یہاں حضور انور نے بیلجیئم سے ساتھ آنے والے وفد کو شرفِ مصافحہ بخشا اور انہیں یہاں سے واپسی کی اجازت فرمائی۔ اس وفد میں مکرم سید حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بیلجیئم، محمد اسماعیل صاحب صدر خدام الاحمدیہ، میاں اعجاز احمد صاحب، زاہد محمود صاحب محمود ناصر صاحب، منیر احمد انجم صاحب، فرید یوسف صاحب، یاسر احمد صاحب، محمد افضل تو قیر صاحب بشیر احمد قمر صاحب، عبدالباسط بھٹی صاحب، رائے مظہر احمد صاحب، شکیل احمد صاحب، عثمان ابراہیم صاحب، شاہد محمود صاحب اور مبارک احمد ملہی صاحب شامل تھے۔ قافلہ پھر فرینکفرٹ کی طرف روانہ ہوا اور 435 کلومیٹر کا کل فاصلہ طے کرتے ہوئے اللہ کے فضل سے تین بج کر پندرہ منٹ کے لگ بھگ بخیریت بیت السبوح فرینکفرٹ پہنچا۔

بیت السبوح فرینکفرٹ (جرمنی) میں ورودِ مسعود اور شاندار استقبال

حضور انور کی گاڑی بیت السبوح کے عقبی گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔ یہاں مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کا انبوہِ کثیر حضور انور کے استقبال کے لئے جمع تھا۔ بچوں نے خوبصورت رنگوں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور رنگا رنگ جھنڈیوں سے مشن ہاؤس کو سجا ہوا تھا بیت السبوح میں عید کا سماں نظر آ رہا تھا۔

حضور انور کی گاڑی مشن ہاؤس میں پہنچتے ہی فضا فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر اور دلکش نغموں اور ترانوں سے گونج اٹھی۔ حضور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم عبدالرحمٰن صاحب مبشر (افسر جلسہ سالانہ جرمنی)، مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب (نائب امیر)، مکرم مبارک احمد تنویر صاحب (نائب امیر و مبلغ فرینکفرٹ)، مکرم ادریس احمد صاحب (لوکل امیر فرینکفرٹ)، مکرم عبدالسمیع صاحب (نگران بیت السبوح) نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب جنہیں چند دن پہلے دل کی تکلیف ہوئی تھی سے ان کی صحت کے بارے میں دریافت فرمایا اور ایکو نائٹ Q ایک قطرہ اور کریٹیگس Q دس قطرے صبح و شام استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی۔ عزیزم ولید احمد صاحب نے حضور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اسی طرح عزیزہ فرح نور عباسی صاحبہ نے حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور وہاں موجود ہجوم کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور 3 بج کر 35 منٹ پر مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر قصر کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مہمانوں کی رہائش گاہ کے انتظام کا معائنہ فرمایا اور راستے میں مکرم مسعود احمد دہلوی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ پھر اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ملاقاتیں : شام پونے سات بجے انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو نو بجے تک جاری رہا اس دوران 48 خاندانوں کے 162 افراد حضور انور سے شرفِ ملاقات حاصل کر کے آپ کی قوتِ قدسیہ سے فیضیاب ہوئے۔ نو بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء پڑھائیں۔ نمازِ مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون، دوسری رکعت میں سورۃ النصر اور نمازِ عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ الزلزال اور دوسری رکعت میں سورۃ التکاثر کی تلاوت فرمائی۔ اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

12/اگست 2009ء بروز بدھ:

آج حضور انور کے سفر کا تیسرا دن تھا اور حضور انور ایدہ اللہ کا یہ دن بیت السبوح فرینکفرٹ میں جماعتی مصروفیات میں گزرا۔ حضور انور صبح 5 بج کر 15 منٹ پر مسجد بیت السبوح میں تشریف لائے اور نمازِ فجر پڑھائی۔ حضور انور نے پہلی رکعت میں سورۃ الکہف کے پہلے رکوع اور دوسری رکعت میں سورۃ الکہف کے آخری رکوع کی تلاوت فرمائی۔

ملاقاتیں : صبح 10 بج کر 30 منٹ پر حضور انور دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پہلا دور شروع ہوا جو دو پہر دو بجے تک جاری رہا۔ اس دوران 47 خاندانوں کے 178 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ 2 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نماز کے لئے مسجد بیت السبوح تشریف لائے اور نمازِ ظہر و عصر قصر کر کے پڑھائیں۔ پھر شام ساڑھے چھ بجے ملاقاتوں کا دوسرا دور شروع ہو جو رات 9 بجے تک جاری رہا اور اس دوسرے دور میں جرمنی، پاکستان، امریکہ، بوزنیا، البانیہ اور مالٹا کے 62 خاندانوں کے 220 افراد حضور انور کی قوت قدسیہ سے فیض یاب ہوئے۔ 9 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں نمازِ مغرب و عشاء پڑھائیں۔ نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفلق اور دوسری رکعت میں سورۃ النّاس تلاوت فرمائی جبکہ نمازِ عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ الضحی اور دوسری رکعت میں سورۃ الم نشرح کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

13/اگست 2009ء بروز جمعرات:

آج حضور انور کے سفر کا چوتھا دن تھا۔ آج بھی حضور انور نے 5 بج کر 15 منٹ پر مسجد بیت السبوح میں تشریف لائے اور نمازِ فجر پڑھائی۔ حضور انور نے پہلی رکعت میں سورۃ البقرۃ کے آخری رکوع اور دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران کی آیات 191 تا 195 کی تلاوت فرمائی۔ 2:10 پر حضور انور نے نمازِ ظہر و عصر بیت السبوح میں پڑھائیں۔ چونکہ کل مورخہ 14/08 بروز جمعہ منہائم میں جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اس لئے اگلے تین روز میں حضور انور کا قیام من ہائم میں ہی ہوگا۔ چنانچہ حضور انور شام چھ بج کر بیس منٹ پر منہائم جانے کے لئے رہائش گاہ سے تشریف لائے۔ اس وقت ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی اور لجنات ترانے گا رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور قافلہ منہائم کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں بارش شروع ہو گئی۔ سات بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور کا قافلہ منہائم پہنچا۔ جلسہ گاہ کے گیٹ سے اندر جانے سے بہت پہلے ہی سڑک پر خدام ڈیوٹیاں دیتے نظر آئے اور جس کی نظر بھی اپنے پیارے امام پر پڑی اس نے فرط جذبات سے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ جب حضور انور کی گاڑی احاطہ جلسہ میں حضور انور کی رہائش گاہ کے سامنے رکی تو وہاں موجود مکرم عبدالرحمان صاحب مبشر (افسر جلسہ سالانہ)، مولانا حیدر علی ظفر صاحب (افسر جلسہ گاہ) اور مکرم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ

حضور انور نے سات بج کر پینتالیس منٹ پر جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع فرمایا۔ سب سے پہلے سڑک کے کنارے قطار میں کھڑے نائبین افسر جلسہ سالانہ اور ان کے ساتھ مختلف شعبوں میں وقف عارضی کرنے والے کارکنان سے معائنہ کا آغاز ہوا۔ جوں ہی کارکنان کی نظر اپنے پیارے آقا پر پڑی تو پر جوش نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے۔ حضور انور نے

باری باری سب کوشرف مصافحہ بخشا۔ جہاں جہاں سے حضور انور گزرتے گئے کارکنان بآواز بلند السلام علیکم اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرکے اپنے پیارے آقا سے بے پناہ محبت کا اظہار کرتے رہے ایک کارکن نے ہاتھ کے انگوٹھے پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہاں کیا ہوا ہے؟ کارکن نے عرض کی کہ کام کرتے ہوئے ہتھوڑی لگ گئی تھی۔ حضور انور کی مسیحائی نظر پڑنے پر اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اس کے چہرے سے یوں محسوس ہورہا تھا کہ اس کے مسیحا کی ایک ہی نظر نے تمام تکلیف دور کردی ہے۔

اس موقع پر زون Road Gao کے 9 خدام 3 اطفال پر مشتمل جو قافلہ 100 کلومیٹر کا پیدل سفر کرکے من ہائم پہنچا تھا کو حضور انور نے شرف مصافحہ بخشا اور سفر کی تفصیلات دریافت فرمائیں۔ حضور انور کے استفسار پر بتایا گیا کہ یہ سفر 27 گھنٹے میں طے کیا گیا ہے۔ اس کے بعد حضور انور شعبہ استقبال کے دفتر سے ہوتے ہوئے MTA کے شعبہ میں تشریف لائے۔ راستے کی دونوں اطراف کھڑے کارکنان مسلسل پرجوش نعرے لگا رہے تھے۔ اس کے بعد حضور انور لنگر خانہ میں تشریف لے گئے یہاں کارکنان بڑی ترتیب کے ساتھ ایک قطار میں کھڑے تھے۔ سب سے پہلے حضور انور نے وہاں پکی ہوئی روٹی اور دال کی دیگ کا معائنہ فرمایا۔ پلیٹ میں دال ڈلوائی اور روٹی کا ایک نوالہ لے کر چکھا جسے حضور نے پسند فرمایا۔ پھر آلو گوشت کی دیگ کی طرف گئے۔ پلیٹ میں سالن ڈلوا کر کارکن کو فرمایا کہ بوٹی کو ہاتھ سے توڑیں۔ نہ ٹوٹنے پر فرمایا کہ یہ بوڑھے تو نہیں کھا سکیں گے۔ نیز فرمایا کہ گوشت میں چربی زیادہ ہے۔ پھر اس کے بعد حضور انور نے وہاں رکھے گئے خوبصورت کیک کو اپنے دست مبارک سے کاٹا اور چکھا۔ اور حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ یہ ہمارے اپنے احمدی کارکن نے خود تیار کیا ہے۔ اس کے بعد لنگر خانہ کے کارکنان کے پاس تشریف لے گئے۔ یہاں بھی کارکنان نے پرجوش نعرے لگائے۔ حضور انور نے لنگر خانہ کی گیس کے متعلق افسر صاحب جلسہ سالانہ سے دریافت فرمایا۔ تو افسر صاحب جلسہ سالانہ نے بتایا کہ یہاں تین ٹینک رکھے گئے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور شعبہ Maintenance سے ہوتے ہوئے سٹور کے معائنہ کے دوران فرمایا کہ یہ کافی جگہ ہے۔ کیا یہاں کھانے کی ہی چیزیں ہیں یا باقی چیزوں کا بھی یہ سٹور ہے؟ جس پر بتایا گیا کہ یہ سب چیزوں کا ہی سٹور ہے۔ اس کے بعد حضور انور بازار کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ ہر اسٹال کے سامنے اس کا مالک اور کارکن اپنی اپنی اشیاء کے نمونے لے کر کھڑے تھے۔ حضور انور نے ہر ایک کے پاس باری باری جا کر ان کی بنائی ہوئی مصنوعات کا معائنہ فرمایا اور ہر ایک کی خواہش کے مطابق اس میں سے کچھ نہ کچھ چکھا۔ ان چیزوں میں فالودہ، تکے کباب، جلیبیاں وغیرہ شامل تھیں۔ اس کے بعد حضور انور رہائش گاہوں کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ راستے میں حضور انور کی نظر ایک بچے پر پڑی اور رک کر فرمایا کہ تم تو لندن میں بھی پھر رہے تھے۔ یہاں کیا کررہے ہو؟ اس پر بچے نے کہا کہ جلسے پر آیا ہوں۔ حضور نے احاطہ رہائش میں لگے خیموں کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور بعض خیموں کے Size اور Capacity کے بارے میں سوالات کئے۔ حضور انور جس کے بھی خیمے کے پاس جا کر معائنہ فرماتے تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہتی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا اور تسلی کی کہ کیا ان کے اندر پانی تو نہیں آجائے گا؟ معائنہ کے دوران حضور انور نے افسر صاحب جلسہ سالانہ کو نشان دہی کروائی کہ اس رہائش گاہ کی باونڈری نظر نہیں آرہی اور آپ نے اس کو سڑک کے ساتھ ملا دیا ہے۔ رہائش گاہ کے دو بلاک تھے ایک ربوہ بلاک اور دوسرا قادیان بلاک۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ ہر بلاک پر ایک ایک مبلغ کو نگران مقرر کیا گیا ہے جو یہاں موجود رہا کریں گے۔ حضور انور نے پوچھا کہ مبلغ اکیلے رہیں گے یا اپنی Families کے ساتھ۔ جس پر بتایا گیا کہ مبلغ Families والے ہیں اور Family کے ساتھ ہی رہیں گے۔ اس کے بعد حضور انور جلسہ گاہ مستورات کے انتظامات کا معائنہ فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور مختلف شعبہ جات بالخصوص بک اسٹال، سمعی و بصری، ہیومنٹی فرسٹ، بازار، رشتہ ناطہ، MTA اور دیگر شعبہ جات کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور ضروری ہدایات سے نوازا۔ خصوصاً بک اسٹال میں تفسیر صغیر، شرائط بیعت اور پوپ کے سوالات کے بارے میں استفسار فرمایا کہ کیا یہ کتابیں موجود ہیں؟ نیز سمعی و بصری میں بچوں کے لئے قاری عاشق حسین صاحب کی ترتیل القرآن کیسٹس رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور انور جب لجنہ کے لئے لگائے جانے والے بازار کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تو مختلف اسٹال کی مالکات نے اپنی اپنی تیار کردہ کھانے کی اشیاء حضور انور کی خدمت میں پیش کیں۔ ازراہ شفقت حضور انور نے تھوڑا تھوڑا چکھ کر پیش کی جانے والی اشیاء کو متبرک فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف فرما ہوئے جہاں حضور انور نے خاص طور پر شعبہ ترجمانی کے انتظامات کا تفصیل سے معائنہ فرمایا۔ یہاں تمام ناظمین اور کارکنان شعبہ وار لائنیں بنا کر کھڑے تھے۔ ہر شعبہ کا ناظم اور اس کے پیچھے اس شعبے کے کارکنان کھڑے تھے۔ کل 83 شعبہ جات تھے۔ حضور انور نے ہر شعبہ کے سامنے سے گزرتے ہوئے ناظمین کو شرف مصافحہ بخشا اور انفرادی طور پر شعبوں کے بارے میں معلومات لے کر ضروری ہدایات سے نوازا۔ حضور انور جب ناظم بجلی کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا کہ آپ کی ٹانگ کو کیا ہوا ہے؟ تو اس نے پوری تفصیل بیان کی جسے حضور انور نے بڑی توجہ سے سنا اور دعا سے نوازا۔ جس سے اس کے چہرے پر خوشی اور سکون کے آثار نمایاں نظر آرہے تھے۔

کارکنان سے خطاب

معائنہ کے بعد حضور انور اسٹیج پر تشریف لائے۔ تعوذ اور تشہد کے بعد تمام کارکنان کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آج آپ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اس سال کے جو شاید 34 واں جلسہ سالانہ ہے کی ڈیوٹیوں کی انسپیکشن کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ناظمین سے ملاقات ہوئی۔ جہاں تک شعبہ کی ڈیوٹی کا سوال ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ میں پہلے بھی کہتا رہا ہوں آپ لوگ کافی ماہر ہوگئے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے اب نئی نوجوان نسل جو ہے وہ بھی بڑے جوش اور جذبے سے بلکہ اطفال الاحمدیہ بھی بڑے جوش سے تمام تر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ میں آپ سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہر ڈیوٹی دینے والا کارکن اپنے پر یہ فرض کرلے کہ ایک تو اس نے ہر وقت مسکراتے رہنا ہے۔ چہرے پر مسکراہٹ ہونی چاہیے۔ جو بھی جہاں بھی ڈیوٹی دے رہا ہے۔ ایک دوسرے سے بات کرنی ہے تو مسکرا کر کرنی ہے۔ چاہے وہ آپ کے آپس کے ڈیوٹی دینے والے کارکنان ہوں، مہمان ہوں یا کوئی بھی۔ اگر کوئی کسی بھی قسم کی تلخی کا اظہار کرے تو دوسری طرف سے کسی بھی کارکن کے چہرے پر اس کا ردّعمل نہیں آنا چاہئے۔ بلکہ آپ کا اظہار مسکراہٹ میں ہونا چاہیے۔ ہاں اپنے افسر بالا کو، شعبہ کو یا امیر صاحب کو بتا سکتے ہیں کہ فلاں نے اس قسم کی زیادتی کی ہے لیکن آپ نے خاموشی سے مسکرا کر بات سنی ہے۔ اور یہ بتا کر آپ نے وہاں سے چلے جانا ہے۔

دوسری بات سلام کو اتنا رواج دیں کہ ہر آنے والا مہمان بھی خود بخود ایک دوسرے کو سلام کہنے لگ جائے۔ اور ہر ایک کو اس کی عادت پڑ جائے۔ آپس میں بھی سلام کریں ایک دوسرے کے ساتھ، اور ہر مہمان کو دیکھ کر چہرے سے جانتے ہیں یا نہیں آپ سلام کریں۔ تیسری بات کہ صفائی کا عموماً معیار تو یہاں اچھا ہی ہوتا ہے۔ لیکن اگر کارکن کہیں گند پڑا ہوا دیکھے، کپ پڑا ہوا دیکھیں، ڈسپوزیبل پلیٹیں تو اسے فوراً اٹھا کر ڈسٹ بن میں ڈال دیں۔ سب سے اہم بات کہ جلسے کے دوران ڈیوٹیوں میں خاموشی سے ذکر الٰہی بھی کرتے رہیں۔ اور وقت پر نمازیں بھی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جن کی ڈیوٹی ایسی ہے کہ نماز وقت پر ادا نہیں کرسکتے وہ بعد میں باجماعت نمازیں ادا کریں۔ ان کے جو بھی انچارج یا ناظم ہیں وہ ذمہ دار ہیں کہ نمازیں ادا کروائیں۔ اگر کوئی کارکن، کوئی معاون چاہے وہ جتنا بھی کام کرنے والا ہے، بہت اچھا کام کرنے والا ہے اگر وہ نمازوں میں سستی دکھا رہا ہے تو اس کے کام میں برکت نہیں پڑسکتی اور ایسے کارکن کی ہمیں ضرورت بھی نہیں۔ اس لئے اس بات کو خاص طور پر نوٹ کرلیں کہ نمازوں کی سستی نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ احسن رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے والے مہمانوں کی خدمت کرسکیں۔ اور اس کے ہر سال کی طرح پہلے سے بہتر معیار قائم کرسکیں۔ آئیں دعا کرلیں۔ دعا کے بعد حضور انور اس مارکی کی طرف تشریف لے گئے جہاں کھانے کا انتظام تھا۔ راستے میں حضور انور نے دیگوں کی صفائی اور پھر Skip میں گند ڈالنے والی Automatic مشینوں کا بھی بڑی تفصیل سے معائنہ فرمایا۔ یہ مشینیں ہمارے ایک احمدی خادم مکرم منان الحق صاحب نے Bosnian انجینئرز کے تعاون سے تیار کی تھیں۔

کارکنان کے ساتھ ڈنر

حضور انور اس مارکی میں تشریف لائے جہاں کارکنان کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جونہی حضور انور مارکی میں داخل ہوئے تو کارکنان نے پرجوش نعرے لگا کر اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ کھانے کے دوران حضور انور نے سالن کی ڈش اور روٹی جو حضور کے لئے پیش کی گئی تھی مکرم چوہدری محمد علی صاحب کو جو کہ سٹیج سے نیچے دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے ازراہ شفقت بھجوادی۔ اس پیغام کے ساتھ کہ شاید آپ چاول نہیں کھاتے۔ کھانا تناول فرمانے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ اور نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے اس دوران حضور انور نے آئندہ سے کارکنان کے ڈنر کے لئے یہ ہدایت فرمائی کہ پیک کھانا دینے کی بجائے لنگر خانے میں پکے ہوئے آلو گوشت، دال روٹی ہی باقاعدہ ڈشوں میں لگا کردی جایا کرے۔ کیونکہ پیک کیا ہوا کھانا ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے کھایا نہیں جاتا اور ضائع بھی ہوتا ہے۔ دس منٹ کے وقفے کے بعد حضور انور جلسہ گاہ میں نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے اور نمازیں پڑھانے کے بعد اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ اس دوران ہلکی ہلکی بارش بھی ہورہی تھی۔

(باقی آئندہ) (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۱۱ر ستمبر ۲۰۰۹ء)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!

الفضل جیولرز

پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان

طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ

احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 18511: میں ابوالکلام ولد مکرم صحابت شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر 37 سال ساکن فقیر آباد ڈاکخانہ پار رگھوناتھ ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 16 ڈسمل زمین قیمت -/16000 روپے۔ آبائی جائیداد 2 ڈسمل زمین مکان سمیت قیمت -/80,000 روپے۔ اس میں تین بہنیں اور چھ بھائی حصہ دار ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: لیاقت علی العبد: ابوالکلام گواہ: محمد جیل الدین شیخ

وصیت نمبر 18512: میں شفیق العالم ولد مکرم عبدالجبار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 2000 عمر 26 سال ساکن جھلن پور ڈاکخانہ رسول پور ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ آبائی جائیداد: 150 ڈسمل زمین کچا کمان سمیت قیمت دو لاکھ روپے۔ اس میں تین بھائی اور تین بہنیں حصہ دار ہیں۔ میرا گزارہ آمد از -/3380 روپے ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ سرورالدین العبد: شفیق العالم گواہ: شیخ محمد علی

وصیت نمبر 18513: میں محمد جیل الدین شیخ ولد مکرم محمد کلیم الدین شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1992 عمر 38 سال ساکن دیوگرام ڈاکخانہ دیوگرام ضلع ندیا صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ساڑھے چار ڈسمل زمین پر مکان تعمیر ہے اندازاً قیمت تین لاکھ بیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3984 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ سرورالدین العبد: محمد جیل الدین شیخ گواہ: شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18514: میں محمد علی ولد مکرم عالم گیر شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1996 احمدی عمر 48 سال ساکن بیسور ڈاکخانہ بیسور ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 3 ڈسمل پر کچا گھر قیمت 14 ہزار روپے۔ آبائی جائیداد میں 66 ڈسمل زمین ہے جس کی قیمت 80 ہزار ہے جس میں چار بھائی اور پانچ بہنیں حصہ دار ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: لیاقت علی العبد: محمد علی گواہ: شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18515: میں محمد علی انصاری ولد مکرم احمد علی انصاری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 2002 عمر 54 سال ساکن ہری ہرپاڑا ڈاکخانہ ہری ہرپاڑا ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: لیاقت علی العبد: محمد علی انصاری گواہ: محمد جیل الدین شیخ

وصیت نمبر 18516: میں محمد الہٰ دین شیخ ولد مکرم منصور علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1998 عمر 53 سال ساکن کیشپ پور ڈاکخانہ گوپی ناتھ پور ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک صد ڈسمل زمین قیمت ڈیڑھ لاکھ روپے۔ 16 ڈسمل پر پکا مکان ہے قیمت دو لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لیاقت علی العبد: محمد الہٰ دین گواہ: محمد جیل الدین شیخ

وصیت نمبر 18517: میں منورہ بی بی زوجہ مکرم ابوالکلام آزاد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ بیعت 1999ء عمر 28 سال ساکن شری رام پور ڈاکخانہ گوپی ناتھ پور ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 10.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 15 ڈسمل زمین قیمت 50 ہزار روپے۔ حق مہر بیس ہزار روپے بذمہ خاوند۔ زیورات میں کان کی بالی سونے کی دو جوڑی ۵ گرام قیمت -/5685 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ سرورالدین الامۃ: منورہ بی بی گواہ: شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18518: میں خورشید شیخ ولد مکرم مجات شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ تاریخ بیعت 1992ء عمر 64 سال ساکن شیامپورنوتن پاڑا ڈاکخانہ شیامپورنوتن پاڑا ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 13.12.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: رہائشی مکان 5 ڈسمل پر مشتمل ہے قیمت پچاس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سلیم العبد: خورشید شیخ گواہ: شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18519: میں بویو بی آمنہ بی زوجہ مکرم خورشید شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ بیعت 1992ء عمر 50 سال ساکن شیامپورنوتن پاڑہ ڈاکخانہ شیامپورنوتن پاڑا ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 13.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: بالیاں اڑھائی گرام مالیت -/2500 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند 950 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سلیم الامۃ: بولو بی بی گواہ: شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18520: میں فریدہ بیگم زوجہ مکرم جمال حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 31 سال ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرت پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11/2/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کان کی بالی وزن چار گرام مالیت 4000/ آبائی جائیداد میں 21 ڈسمل زرعی زمین اور تین ڈسمل پر مکان جس میں ہم دو بہنیں حصہ دار ہیں۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر الامۃ: فریدہ بیگم گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18521: میں مطہر شیخ ولد مکرم عبدالوہاب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ بیعت 1978 عمر 55 سال ساکن بھرت پور ڈاکخانہ بھرت پور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 12.12.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زرعی زمین 41 ڈسمل قیمت 40000 روپے۔ رہائشی آبائی مکان دو ڈسمل پر قیمت 25000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/1200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　العبد: مطہر شیخ　　گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18522: میں شہباز بیگم زوجہ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ بیعت 1976 عمر 47 سال ساکن بھرتپور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 12.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد: حق مہر دس ہزار روپے بذمہ خاوند۔زیورات میں کان کی بالی اڑھائی گرام قیمت -/25000 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　الامۃ: شہناز بیگم　　گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18523: میں نور جہاں بی بی زوجہ مکرم عبد الرحید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 35 سال ساکن بھرتپور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 12.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد: حق مہر چھ ہزار وپے بذمہ خاوند۔ہار، انگوٹھی بالی وغیرہ چالیس گرام قیمت 44000 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　الامۃ: نور جہاں بی بی　　گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18524: میں ہدایت الاسلام ولد مکرم واحد بخش صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر 56 سال ساکن بھرتپور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 12.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد: 49 ڈسمل زمین قیمت -/45000 روپے۔ساڑھے چھ ڈسمل زمین پر مکان موجودہ قیمت -/35000 روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد جیل الدین شیخ　　العبد: ہدایت الاسلام　　گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18525: میں اشرف الشیخ ولد مکرم لال چند شیخ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر 38 سال ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 12.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سلطان احمد ظفر　　العبد: اشرف الشیخ　　گواہ: شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18526: میں محمد بیراج الدین شیخ ولد مکرم رمضان شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری پیدائشی احمدی عمر 40 سال ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 12.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد: 66 ڈسمل زمین قیمت 30 ہزار روپے۔۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد جیل الدین شیخ　　العبد: بیراج الدین　　گواہ: سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر 18527: میں مظفر شیخ ولد مکرم موزل شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت تاریخ بیعت 1986ء عمر 60 سال ساکن بھرتپور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 12.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد: 49 ڈسمل زمین قیمت 30 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد جیل الدین شیخ　　العبد: مظفر شیخ　　گواہ: سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر 18528: میں منار الحق ولد مکرم فضل الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت ساکن رام باغ عمر 40 سال تاریخ بیعت 1985ء ڈاکخانہ بھگوانگولہ ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 13.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔آبائی جائیداد: 31 ڈسمل زمین پر ایک پکا مکا قیمت پچیس لاکھ روپے۔اس میں تین بھائی اور ایک بہن اور والدہ حصہ دار ہیں۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد جیل الدین شیخ　　العبد: مینار الحق　　گواہ: سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر 18529: میں ظہور الحق ولد مکرم منار الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت پیدائشی احمدی عمر 19 سال ساکن رام باغ ڈاکخانہ بھگوانگولہ ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 13.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد جیل الدین شیخ　　العبد: ظہور الحق　　گواہ: سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر 18530: میں امجد حسین ولد مکرم امتیاز حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ تاریخ بیعت 1990ء عمر 63 سال ساکن بلیا شام پور ڈاکخانہ دیاڑ شام پور ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 13.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ریٹائرڈ منٹ ماہوار -/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ　　العبد: امجد حسین　　گواہ: سلطان احمد ظفر

....

وصیت نمبر 19038: میں ظفر علی حان ولد مکرم اکبر علی خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ پیدائشی احمدی عمر 20 سال ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 8.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ...... ماہوار...... روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ اسد اللہ　　العبد: ظفر علی　　گواہ: طاہر احمد خان

وصیت نمبر 19039: میں نسیم خان ولد مکرم الیاس خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ تاریخ بیعت 1.1.01 عمر 25 سال ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 28.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ظہیر احمد خادم　　العبد: نسیم خان　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر 19040: میں ثریا مجید زوجہ مکرم مجید مرکار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ پیدائشی احمدی عمر 50 سال ساکن پنجپاڈم ڈاکخانہ امر مبلم ضلع بالاپرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 16.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔حق مہر آٹھ گرام سونا وصول شد۔میرا گزارہ آمد خانہ داری ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ایم مجید مرکار　　الامۃ: ثریا مجید　　گواہ: ٹی کے محمود معلم سلسلہ

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔
یہ تبلیغ وتربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔(ادارہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 15/22th october 2009 | Issue No. 42-43

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

احمدیوں کا فرض ہے کہ آج وہ مخالفت کے اس دور میں عبادتوں اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کریں اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں

خدا تعالیٰ کی صفت ''المتین'' کی وضاحت پر مبنی بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۶/اکتوبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔ برطانیہ

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم میں متین کا لفظ تین مختلف سورتوں میں استعمال ہوا ہے۔ سورۃ اعراف میں سورۃ ذٰریات اور سورۃ القلم میں اور تینوں جگہ لفظ متین کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت کے طور پر بیان کرتے ہوئے اپنی عظیم الشان طاقت کا اظہار کرتے ہوئے مشرکین ومنکرین کے بدانجام کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ قبل اس کے کہ خدا کا عذاب ان کو پکڑے ان کو توبہ کرنی چاہئے۔ اس مضمون کی تفصیل بیان کرنے سے پہلے متین کے لغوی معنی بیان کرنے ضروری ہیں۔ متین کا ایک تو عمومی استعمال ہے اور متین خدا کی صفت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ دونوں صورتوں میں معنی تو ایک ہی ہیں لیکن جب یہ خدا تعالیٰ کیلئے استعمال ہوتا ہے تو وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ متین مضبوط کمر والے کو کہتے ہیں۔ اسی طرح متن کمر کے ان پٹھوں کو بھی کہتے ہیں جو ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ دائیں بائیں ہوتے ہیں۔ لسان العرب میں لکھا ہے کہ رجل متین کہ وہ شخص جو طاقتور ہو اور مضبوط کمر والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے بطور صفت استعمال کرتے ہوئے یوں ارشاد ہے کہ ذوالقوۃ المتین یعنی وہ ذات جو مضبوط ہو اور خدا تعالیٰ کی ذات کے حوالہ سے قوی ہو۔ وہ ذات جسے اپنے کاموں میں کوئی تکلیف یا تھکاوٹ کا احساس نہ ہو۔ اور کوئی چیز قوی تب ہوتی ہے جب اپنی قدرت کے کمال تک پہنچ جائے۔ پس اللہ کی ذات وہ ہے جو اپنی طاقت اور قوت کے کمال کے لحاظ سے اور مضبوط ٹھوس تدبیر کے لحاظ سے اپنے پیاروں کیلئے ایسی تدبیر کرتی ہے جہاں تک ان کے مخالفوں کی سوچ نہیں پہنچ سکتی۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ انبیاء کو بھی علم نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ نے مخالفین کو کیسے کیسے پکڑنا ہے۔ فرمایا: بعض دفعہ اس کی نوعیت بتا بھی دیتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدر کی جنگ میں بعض سرداران کفار کے انجام کے بارہ میں بتا دیا گیا تھا۔

فرمایا: اب ان آیات کی وضاحت کرتا ہوں جن میں لفظ متین کا ذکر ہے اور جن میں خدا کی گرفت کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ اعراف کی آیت ۱۸۳۔۱۸۴ میں فرماتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ وَاُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ۔

ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے ہمارے نشانات کا انکار کیا ہم ضرور انہیں تدریجاً اُس جہت سے پکڑیں گے جس کا انہیں کوئی علم نہیں ہوگا۔

سورۃ القلم آیت ۴۵۔۴۶ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّکَذِّبُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ وَاُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ۔

ترجمہ:۔ پس تو مجھے اور اُسے جو اُس بیان کو جھٹلاتا ہے چھوڑ دے۔ ہم انہیں رفتہ رفتہ اس طرح پکڑ لیں گے کہ انہیں کچھ علم نہ ہو سکے گا۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں کا انکار کرنے والے جنہوں نے مکہ میں آنحضرت ﷺ کے صحابہ کا جینا دوبھر کیا ہوا تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ظلم اور زیادتی کی سزا ان کو بدر کے میدان میں دی۔ یہ سورتیں مکہ میں نازل ہوئی تھیں۔ اور سورہ القلم تو بالکل ابتدائی سورۃ ہے۔ اسی طرح سورۃ ذٰریات میں بالکل ایسے ہی الفاظ آتے ہیں۔ اور یہ بھی مکی سورۃ ہے۔ مسلمانوں کی جو ناگفتہ بہ اور مظلومیت کی حالت مکہ میں تھی وہ تاریخ اسلام کا ایک دردناک باب ہے لیکن ایسے میں اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتا ہے کہ میں متین ہوں۔ میری پکڑ مضوط ہے جس سے بچنا ان دشمنان اسلام کے لئے ممکن نہیں۔ اور دیکھو کہ پھر کس طرح اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر میں ان کے تکبر وغرور کو توڑا جس کی مثال پیش کرنے سے تاریخ قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بدر میں آپؐ کی مدد کرنے کا اور ظالموں کو گرفت میں لینے کا عجیب نظارہ دکھایا ہے۔ عتبہ، شیبہ جو خود کو سب طاقتوں کا مالک اور مضبوط سمجھتے تھے وہ خاک وخون میں لُتھڑے ہوئے عبرت کا نشان بنے ہوئے تھے۔ ابوجہل جس نے طاقت کے گھمنڈ میں سب کو پیچھے چھوڑ دیا تھا اس سے خدا نے اس طرح انتقام لیا کہ اس کا قتل بھی دو کمسن انصاری بچوں نے کیا۔ چنانچہ مرتے وقت ابوجہل نے کہا کہ کاش! میرا قتل کسان پیشہ کے ہاتھوں نہ ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا انتقام لیا کہ نہ صرف کسانوں کے ذریعہ انتقام لیا بلکہ کسانوں کے بچوں سے۔ اسی طرح بعض سرداروں کو قید کی ذلت برداشت کرنی پڑی۔ اس موقعہ پر جب ۲۴ سرداران قریش جو قتل ہوئے تھے ان کو اکٹھا دفنانے کا آپ نے حکم دیا تو آپؐ اس گڑھے کے پاس تشریف لائے اور ان مُردوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جو تمہارے خدا نے تم سے وعدہ کیا تھا کیا تم نے اس کو سچا پالیا......؟ میں نے تو میرے اللہ نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا اُسے سچا پالیا ہے۔ تو یہ ہیں اللہ کے قوی ومتین ہونے کے نشان! کہ وہ اس طرح پکڑتا ہے کہ جب وقت آتا ہے تو کمزوروں کو طاقتوروں پر حاوی کر دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو سمجھنے کا موقعہ بھی دیا اگر وہ اپنی فرعونی صفت نہ دکھاتے تو بدر کی جنگ رک بھی سکتی تھی۔ ہجرت کے موقع پر بھی خدا تعالیٰ نے ان کو سوچنے کیلئے موقع دیا لیکن چونکہ ان بدفطرتوں نے اپنے بدانجام کو پہنچنا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے انکو ان کا بدانجام دکھایا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے:۔

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ لِیَزْدَادُوْٓا اِثْمًا وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ۔ (آل عمران:۱۷۹)

۔ترجمہ: اور ہرگز وہ لوگ گمان نہ کریں جنہوں نے کفر کیا کہ ہم جو انہیں مہلت دے رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر ہے۔ ہم تو انہیں محض اس لئے مہلت دے رہے ہیں تا کہ وہ گناہ میں اور بھی بڑھ جائیں اور ان کیلئے رُسوا کر دینے والا عذاب (مقدر) ہے۔

پس جہاں اللہ تعالیٰ اس لئے ڈھیل دیتا ہے کہ جو نیک فطرت ہیں وہ سمجھ جائیں اور حق کو پہچان لیں وہیں یہ ڈھیل زیادتی کرنے والوں کو مزید ظلم پر آمادہ کرتی ہے۔ اور پھر وہ لوگ سب سے زیادہ طاقتور اور مضبوط ہستی کی پکڑ میں آکر ذلیل اور رسوا کرنے والے عذاب میں مبتلا کر دئے جاتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دور جو ایک جلالی دور بھی تھا اور جنگوں کا بھی زمانہ تھا کیونکہ دشمنوں نے آپؐ پر جنگیں مسلط کی تھیں اس لئے اس وقت اسی طرح خدا نے بھی پکڑا۔ اللہ تعالیٰ نے دشمنان اسلام کو اسی حربے سے ذلیل اور رسوا کیا جو وہ مسلمانوں کیلئے استعمال کرتے تھے۔ آج بھی اللہ کی صفت متین قائم ہے۔ اُملی لھم ان کیدی متین کے نظارے اللہ تعالیٰ آج بھی دکھاتا ہے اور آئندہ بھی دکھائے گا لیکن مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں تلوار کے جہاد سے نہیں بلکہ جو بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام لگانے والے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ایسے طریق سے پکڑے گا کہ اس کے متعلق ہم سوچ بھی نہیں سکتے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایسے لوگوں کو عبرت کا نشان بنایا اور دنیا نے اسے دیکھا۔ چنانچہ پنڈت لیکھرام، ڈاکٹر ڈوئی اور عبداللہ آتھم کے انجام ہمارے سامنے ہیں اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ گر بتایا ہے کہ ہم نے دُعا کا ہتھیار استعمال کرنا ہے۔ پس آج بھی جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں استہزاء کرتے اور نازیبا کلمات استعمال کرتے ہیں وہ خدا کی پکڑ سے محفوظ نہیں۔ دشمنوں کو بدانجام تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو حکم دیا تھا کہ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ کہ اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی دے۔ فرمایا: پس یہ حکم آپ کی امت کیلئے بھی ہے کہ اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرے۔ پس احمدیوں کا فرض ہے کہ آج وہ بھی مخالفت کے اس دور میں عبادتوں اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کریں اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

بجز خدا کے انجام کون بتلا سکتا ہے۔ اور بجز اس غیب دان کے آخری دنوں کی کس کو خبر ہے۔ دُشمن کہتا ہے کہ بہتر ہو کہ یہ شخص ذِلّت کے ساتھ ہلاک ہو جائے۔ اور حاسد کی تمنا ہے کہ اس پر کوئی ایسا عذاب پڑے کہ اس کا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ لیکن یہ سب لوگ اندھے ہیں اور عنقریب ہے کہ اُن کے بدخیالات اور بدارادے اُنہی پر پڑیں۔ اس میں شک نہیں کہ مفتری بہت جلد تباہ ہو جاتا ہے اور جو شخص کہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں حالانکہ نہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہے وہ بہت بری موت سے مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے۔ لیکن جو صادق اور اس کی طرف سے ہیں وہ مرکر بھی زندہ ہو جایا کرتے ہیں کیونکہ

باقی خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں